میراں بائی

راج بھگتنی



شو برت لال ورمن

پبلشرز

لاجپت رائے اینڈ سنز تاجران کتب دہلی

(جید برقی پریس دہلی)

ہندوستان کے نہایت قدیم شاہی ہندو خاندان کی ایک
خاتون کی دردناک کہانی۔ آوارہ گردی اور پریشانی۔ رشتہ داروں
کا جور و ستم۔ قتل کی کوشش۔ خودکشی کا ارادہ۔ جلاوطنی۔ پرماتما
کی سچی بھگتی۔ دشمنوں کا پچھتاپ۔ زندہ دل خاتون کا سب کو
معاف کرنا اور دیکھتے دیکھتے اس کا پرماتما میں لین ہو جانا۔ بیچ
میں گائن و بھجن اور دلچسپ غزلیں۔ ممکن نہیں کہ اس کو پڑھیں
اور مالک کے چرنوں میں پریم پیدا نہ ہو۔

تعداد جلد ۱۰۰۰

قیمت فی جلد ۱۰/

راج بھگتی

شری آنند کند کرشن چند کی استتی

(چھند)

منموہن چت چور رنگیلے   چھبی انوپم - منگل دائک
۱ ادبھت لیلا - چتر چھبیلا   جن من رنجن سرنائک
ساونلی مورت - سندر صورت   دیکھن کو جیرا ترسے
۲ چرن کمل کا ملے جو درشن   آنند گھن منگل برسے
پریم روپ جگ بھوپ سہائی   داتا دانی دگیانی
۳ مایا رہت مہنت نج شکتی   گنا تیت گن کی کھانی
جب جب ہوئے دہرم کی ہانی   دھر اوتار کریں لیلا
۴ رادھا رکمنی - سنگ لئے   جگ بھار اتاریں - مردوشیلا
۵ کنس[۱] روپ اگیان نشاچر[۲]   تاہی مار پرتی پال کریں
گیان دہرم کا پنتھ چلادیں   سرشٹی بھار نج سیس دہریں

[۱] شردت بنت یعنی توجہ وخالص توجہ جو ستوگنی اور پریم مئی ہے [۲] دل کا براجذبہ اگیان [۳] راکشس ۔

دشٹ بھوگ کے پھند چھڑا دیں گوپی گریپ کے ہنکاری
کال کرم کا پھانس کٹا دیں نِربل گتی ابلا کاری
گروھر ناگر۔ جگت اجاگر سکھ ساگر گھٹ گھٹ باسی

پہلا تماشہ

پہلا سین

(چتوڑ کا شاہی محل ۔ میرا اور بھوج راج بستر مرگ پر)

بھوج راج:۔ میرا سُندری ۔ تو کدھر ہے ؟

میرا:۔ پران ناتھ! میں تو آپ کے سرہانے بیٹھی ہوں ۔ کیا آپ مجھ کو نہیں دیکھ سکتے ؟

بھوج راج:۔ پیاری! میری آنکھیں پتھرا رہی ہیں نبض چھٹنے ہی کو ہے افسوس تو اس قدر کم سنی میں بیاہی گئی ۔ کہ تجھ کو سنسار کا کچھ سکھ بھی حاصل نہیں ہوا ۔ اور تو یہ بھی نہیں جانتی ۔ کہ جورو اور خاوند کے تعلقات کیا ہیں ؟ داتا تیری اچھیا ۔ یہ کم عمری اور پتی کا دیوگ! یہ طفلی یہ حسن اور اس پر یہ ستم "ستم ہے ستم ہے ستم" کیا ضرورت تھی ۔ کہ مجھ کو ایک کمسن

۱؎ جذباتِ لطیف جو مخفی ہیں اُن کے ابھارنے والے۔ ۲؎ پہاڑ جو دھرم کی حفاظت کا بوجھ ہے اس کے اٹھانے والے۔ ۳؎ مہذب۔ ۴؎ مشہور۔

لڑکی سے بیاہا گیا۔ افسوس۔ افسوس!

میرا۔ مہاراج۔ یہ آپ کہتے کیا ہیں۔ میری سمجھ میں آپ کی بات نہیں آتی۔

بھوج راج۔ غضب کا بھولاپن۔ میرا! تو کیا سمجھے اور کیسے سمجھے۔ خبر نہیں ہمارے شاستر والوں کو کیا ہُوا تھا۔ جنہوں نے چھوٹی چھوٹی لڑکیوں کے بیاہنے کا حکم دیا۔ اور ہندو کیوں اب تک اس لکیر کو پیٹتے جاتے ہیں۔

میرا۔ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔

بھوج راج۔ میرا! میں اب مر رہا ہوں۔ دم کے دم میں رخصت ہوا چاہتا ہوں۔ اب دنیا سے جانے کا ارادہ ہے۔

میرا۔ کہاں کو جائیے گا۔ میں بھی نہ آپ کے ساتھ چلوں۔ دادا جی نے کہا تھا کہ اب تیرے ساتھ کنور جی ہیں۔

بھوج راج۔ افسوس! یہ کم سمجھی اور ہندوؤں کے درمیان اس عمر کی شادی۔

میرا۔ مہاراج! میری شادی تو اسی وقت ہو چکی تھی۔ جب میں پانچ برس کی تھی۔

بھوج راج۔ ہائیں یہ تو کیا کہتی ہے۔ کس کے ساتھ تیری شادی ہوئی تھی؟

میرا۔ گردھر گوپال کے ساتھ۔

بھوج راج۔ یہ گردھر گوپال کون ہیں؟

میرا۔ گردھاری۔ کرشن مُراری۔ مدھوسودن جن ہنکاری۔ جسو دانندن۔

کنس نکندن - مُرلی دھر سو بھاد ہاری "

بھوج راج - سچ ہے - سب کے سوامی وہی ہیں - کیا تجھ کو اُن پر سچا وشواش ہے ؟

میرا - وِشواش وشواش تو میں نہیں جانتی - گر دھر گوپال کو جانتی ہوں -

بھوج راج - پھر میں تیرا کون ہوں ؟

میرا - آپ ؟

بھوج راج - ہاں ہاں میں -

میرا - آپ رانا کے پُترا میرے پران ناتھ اور میرے جیون کے ساتھی ہو -

بھوج راج - بس میرا بس - اب کچھ نہ کہہ - میں جاتا ہوں - گر دھر گوپال تیری سنبھال کریں گے -

میرا - ہاں یہ سچ ہے - پھر میں بھی آپ کے ساتھ چلوں -

بھوج راج - کہاں ؟

میرا - جہاں آپ جا رہے ہیں -

بھوج راج - نہیں - تو یہاں رہ - میرا ساتھ تو نہیں دے سکتی -

میرا - میں پھر کس کا ساتھ دوں -

بھوج راج - گر دھر گوپال کا -

میرا - گر دھر گوپال تو خود میرے ساتھ رہتے ہیں - میں اُن کا ساتھ کیوں دوں ؟ وہ میرا ساتھ ایک دم بھی نہیں چھوڑتے -

بھوج راج - دھنیہ ہے میرا تجھ کو - اب تک مجھ کو فکر تھی - اب بے فکر

ہوں۔ گردھر گوپال تیری مدد کرتے رہیں گے۔ اور زندگی میں تجھ کو سہائتا ملتی رہیگی

میرا۔ ہاں یہ صحیح ہے۔ پھر میں آپ کے ساتھ نہ چلوں؟

بھوج راج۔ نہیں تو یہاں ہی رہ۔ گردھر گوپال کا بھجن کرتی رہ۔ جس سفر میں میں جارہا ہوں۔ اس کا کوئی ساتھی نہیں ہے۔ اس میں کیا ہوتا۔ کوئی نہیں جانتا۔

سہ

پھرا نہ ملکِ عدم سے کوئی کہ میں پوچھوں
مسافرو! کہو منزل پہ کیا گذرتی ہے

میرا۔ گردھر گوپال وہاں بھی ساتھ دیتے ہیں۔ وہ ایک دم کے لئے بھی جدا نہیں ہوتے۔ آپ پر بھی دیا کریں گے۔

بھوج راج۔ خیر میرا! گردھر گوپال تیری اور ہم سب کی رکشا کریں۔ اب میں جاتا ہوں۔ رام رام!

(بھوج راج دم توڑ دیتا ہے۔ اور لوگ اس کو لے جا کر جلا دیتے ہیں)

دوسرا سین

(ساس۔ میرا اور میرا کی دُردشا)

ساس۔ میرا! تو ابھاگنی ہے۔ جنم جلی! دیکھ! ابھی تیری شادی ہوئی دیر نہیں ہوئی۔ اور تیرے پتی کا دیوگ ہو گیا۔

میرا۔ ماتا جی! میں نے کیا کیا؟ میرا کیا قصور ہے؟

ساس ۔ تو بدنصیب ہے ۔ سبز قدم ہے ۔ جب سے آئی اپنے ساتھ دکھ مصیبت لائی
میرا ۔ افسوس ! ماتاجی ۔
ساس ۔ افسوس میرے لئے ہے ۔ جو میرا لڑکا اس عمر میں گذر گیا ۔
میرا ۔ گردھر گوپال کی اچھیا ۔ کوئی کیا کرے ۔ اس پر کسی کا کیا اختیار ہے ؟
ساس ۔ اب تو کیا کرے گی ؟
میرا ۔ جو میں پہلے کیا کرتی تھی ۔
ساس ۔ پہلے کیا کیا کرتی تھی ۔
میرا ۔ گردھر گوپال کا بھجن ۔ ان کی آرادھنا اور اُپاسنا ۔
ساس ۔ بدنصیب ! تب ہی تو تیرا یہ حال ہوا ۔ بیاہی عورت کو بھگتی سوبھا نہیں دیتی ۔ تیری ماں کیسی نادان تھی ۔ جس نے تجھ کو یہ سب باتیں سکھائیں ۔
میرا ۔ ماتاجی ! میری ماں بچپن ہی میں مری ۔ مجھ کو یاد بھی نہیں ۔ کہ کبھی میں نے اس کو دیکھا ۔
ساس ۔ پیدا ہوتے ہی تو نے ماں کو پرلوک بھیجا ۔ بیاہ ہوتے ہی پتی کی جان گئی ۔ اب یہ دیکھنا ہے ۔ کہ آگے اس خاندان کا حال کیا ہوتا ہے ؟

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا !

میرا ۔ ماتاجی ! کیا ان سب باتوں میں میرا ہی قصور ہے ۔ میں تو ابلا ۔ کمزور اور نادان لڑکی ہوں ۔ آپ ایسی باتیں کہتی ہیں ۔ مجھ کو تو ان کی سمجھ بھی نہیں ہے میں حیران ہوں ۔ کیا کہوں اور کیا نہ کہوں ۔

ساس - ہاں تیرا ہی قصور ہے۔ نہ تو آتی نہ میرا بیٹا مرتا۔
میرا - ماتا! میں بے گناہ ہوں۔ میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔ آپ کی باتیں تیر کی طرح کلیجے میں چبھتی ہیں۔ مجھ پر رحم کیجئے۔ دُکھی دل کو اور نہ دکھایئے۔
ساس - کیا میں تجھ سے کم دُکھی ہوں؟
میرا - اس کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟
ساس - ہائے میرا بیٹا مر گیا۔ بُرے گھر وہ بیاہا گیا تھا۔ نہ اس کا بیاہ ہوتا نہ مجھ پر یہ آفت آتی۔
میرا - صبر کیجئے اور کیا کہوں۔
ساس - صبر! اری میرا بس چلتا تو تیرا منہ تک کبھی نہ دیکھتی۔
میرا - تو مجھ کو کہیں اور بھیج دیجئے۔
ساس - منحوس! تو چپ بھی نہیں ہوتی۔ ٹر ٹر کرتی رہتی ہے۔ ہائے جلے دل کا پھپھولا کس پر پھوڑوں؟
میرا - عقبا جی چاہے سنالے ستم ایجاد مجھے ۔ شکل تصویر ہوں آتی نہیں فریاد مجھے
ساس - تو تو مجھے بھی دوشی بنانے لگی۔
میرا - میں بولتی ہوں۔ تو آپ ناراض ہوتی ہیں۔ چپ رہتی ہوں۔ تو اور کچھ سمجھا جاتا ہے۔ فرمایئے میں کروں تو کیا کروں۔ جاؤں تو کہاں جاؤں۔ میں سچ مچ بدنصیب ہوں۔ ماتا جی۔ ہاتھ جوڑتی ہوں۔ معاف کیجئے۔ وقت دل دکھلانے کا نہیں ہے۔ آپ مہارانی ہو۔ مجھ کو اپنی داسی سمجھئے۔ میرا جیتے جی آپ کی سیوا ٹہل کرتی رہے گی۔

ساس ۔ چل دُور ہو ۔ تو نے اپنی ماں کی خوب سیوا کی ۔ پتی کی خدمت کا بھی کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا ۔ اب میری ٹہل کرنے کی سوجھی ہے ۔

میرا ۔
مرتے رہے ہم لی نہ خبر آ کے کسی نے
مارا دل مجروح کو تڑپا کے کسی نے
شیشۂ دل نازک کا جو سو ٹکڑے ہوا ہے
پھینکا اسے کیا سنگ پہ جھنجھلا کے کسی نے

ساس ۔ میں نے پہلے سے سُن رکھا ہے ۔ تو کویتا (شاعری) کرتی ہے ۔ یہ اور بھی منحوس ہے ۔ شاعر ہمیشہ سے بدنصیب مشہور ہیں ۔ یہی تو سبب ہے ۔ جس کی وجہ سے یہ بلا نازل ہوئی ۔

میرا ۔ ماتا جی! معاف کیجئے ۔ جو حکم ہو ۔ بجا لاؤں ۔

ساس ۔ لا ۔ تیری مانگ کا سیندور اُتار دوں ۔ اُس پر راکھ مل دُوں ۔ زیور اور کپڑے اُتار دے ۔ اور آج سے اسی عمر میں رنڈاپا بھوگنے کے لئے طیار ہو جاؤ ۔ مرنے والا تو مر ہی گیا ۔ تو جی کر اور میرے کلیجے کو چھیدتی رہے گی

میرا ۔ بہت اچھا! میں حاضر ہوں ۔ جو چاہے ۔ میرے ساتھ سلوک کیجیے ۔ مجھ کو کیا عذر ہو سکتا ہے ۔

(رانی ایک ایک کر کے تمام زیور اُتارتی ہے ۔ اور میرا کو میلے کچیلے کپڑے پہنا دیتی ہے)

دوسرا تماشہ

پہلا سین

میرا۔ (تنہائی میں گاتی ہے) غزل

ہزاروں صدمے سہا کروں گی نہ شکوہ اور میں گلہ کرونگی
بھلاؤں گی سب کو دل سے اپنے ہمیشہ یادِ خدا کروں گی
یہ رنج واندوہ ودرد وغم کے نظارے ہردم رہا کریں گے
نہیں غرض ان سے مجھ کو کوئی۔ خدا کا چرچا کیا کروں گی
نظر میں اس کی کھبی ہے صورت تصور اس کا سمایا دل میں
خیال کو اس کے ایک دم بھی کبھی نہ ہرگز جُدا کروں گی
نہیں میں کچھ تم سے مانگتی ہوں نہیں میں کچھ تم سے چاہتی ہوں
دل وجگر رُوح وجسم حاضر ہیں لے لو تم کو عطا کروں گی
سمجھ لیا میں نے عشق کی ہے بہت کڑی منزل مصیبت
جفائیں ہوں لاکھ مجھ پہ ہردم میں اُن کے بدلے وفا کروں گی

(اپنے من میں) ہائے میری ساس نے کل مجھ ناکردہ گناہ کو کیا کیا بُری بُری

رنج نہیں کی تھیں۔ میں ابھی اتنی کم سن ہوں۔ ہوش و حواس تک درست نہیں ہیں۔ میں سمجھتی تھی۔ رانا کے محل میں اخلاق و تہذیب ہو گی۔ مگر گھر گھر دیکھا ایک لیکھا۔ راجہ پرجا سب ایک ہی طرح کے ہیں۔ خیر جو ہونا تھا ہو گیا۔ مالک کی موج گردھر گوپال تم تپت پادن مشہور رہو۔ کیا تم اپنی میرا کو بھلا سکتے ہو؟ نہیں یہ کبھی نہ ہوگا۔

(گاتی ہے)

بھجن[1]

(ٹیک) سُن لیجئے بنتی موری۔ میں شرن گہی پربھو تیری

۱	تم تو تپت انیک ادھارے	بھو ساگر سے تار دیو
۲	میں سب کا تو نام نہ جانوں	کوئی کوئی بھگت بکھانیو
۳	امبریش۔ ناما و سودا ما	پہنچایو نج دھاما
۴	دھرو جو پانچ برس کا مالک	درس دیو تم شیاما
۵	دھنا بھگت کا کھیت دکھایا	کپلا بیل چرائے
۶	سیوری کے جوٹھے پھل کھائیے	کاج کیئے من بھائے
۷	سدنا اور سینا نائی کو	تم لینھا اپنائی
۸	کرما کی کھچڑی تم کھائی	گنگا پار لگائی

[1] اس ناٹک میں تمام بھجن میرا بائی کے ہیں۔ اس بھجن میں بھگتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ جنکی کتھائیں بھگت مال میں ملینگی[2] پاپی[3] بہت سے[4] بیان کیا ہے[5] کرشن[6] گائے[7] طوائف

۹ میرا پربھو تمھرے رنگ لاگی جانت سب دُنیائی

(آپ ہی آپ) میں اب کروں بھی تو کیا کروں قسمت نے یہ دن دکھائے۔ یگانہ کوئی نہیں۔ بیگانے سب ہیں۔ دردِ دل بھی کہوں تو کس سے کہوں سُننے والا اور ہمدردی کرنے والا کون ہے۔ گردھر گوپال! میری لاج تمہارے ہاتھ ہے۔

(غزل)

مجھے سودا ہے تیرا اب کہیں آنا نہ جانا ہے
تیرے ہی آستاں پر ہم غریبوں کا ٹھکانہ ہے

ہٹو دنیا کے متوالو نہیں تمسے غرض مجھ کو
تعجب ہے کہ میرے سامنے کیوں سے راز مانہ ہے

جو آئے عشق کے میخانہ میں اُلفت کی مے پینے
تو سمجھا خوب ہمنے اب نہ پانی ہے نہ دانا ہے

ہوا کے جھونکو میرا اب نہیں ساتھی کوئی باقی
یہ لاشہ بعد مُردن تم کو کندھوں پر اٹھانا ہے

یہ دُنیا چند روزہ ہے کوئیں کیوں مکر بھی اسکی
کہ دم کے دم میں ہمدم سوئے دلبر روانہ ہے

(اپنے آپ) اب میری زندگی اور طرح کی شروع ہوتی ہے۔ گو بندمراری تیری شرن۔

بھجن نمبر ۱

(ٹیک) میری سدھ جیون جانو تیوں لیجے جی

۱ پل پل بھیتر پنتھ[1] نہاروں[2] درشن مجھ کو دیجے جی

۲ میں تو ہوں بہو اوگن[3] ہاری اوگن چت مت دیجے جی

[1] راہ [2] دیکھوں [3] بہت

۳ میں واسی ہوں تمہارے چرن کی   مل بچھڑن مت کیجے جی
۴ میرا تو شرنا گت گورد کی   ہری چرنن چت دیجے جی

بھجن نمبر ۲

میں تو شرن تمہاری جی   موہی راکھوں کر پاندھان (ٹیک)
۱ آجامیل[1] اپرادھی تار[2] دیے تارے نیچ سدان   جل بوڑت گجراج[3] اُبارے گنگا چڑھی بمان
۲ اور ادھم تارے بہتیرے بھاکھت سنت سوجان   کبجا نیچ بھیلنی تاری جانے سکل جہان
۳۔ کہاں لگ کہوں گِن نہیں آوے تھکت بید پُران   میرا کہے میں شرن تمہاری سُنیو دونو کان

دوسرا سین

(میرا و سہیلیاں)

میرا ۔ کنور جی جب سے مرے ہیں ۔ دُنیا میری نگاہوں میں سیاہ ہوگئی ۔ غضب ہے اس عمر میں یہ دُکھ ۔ چاہیئے تھا ۔ کہ لوگ میرے ساتھ ہمدردی کرتے ۔ مگر یہاں نفرت وحقارت کا برتاؤ ہو رہا ہے ۔

کیتکی ۔ اس کا سبب آپ کو معلوم نہیں ہے ۔

میرا ۔ بھلا تم ہی کچھ بتاؤ ۔

---

[1] لوٹیرا [2] پاپی [3] ہاتھی [4] کہتے ہیں ۔

کیتکی ۔ سنو۔ شادی بیاہ ہمیشہ برابر حیثیت والوں میں اچھے ہوتے ہیں۔ آپ کے باپ دادا صرف دو چار گاؤں کے مالک ہیں ۔ رانا کا خاندان سب میں افضل اور مالکِ ملک و مال ہے۔

میرا ۔ مگر میرے باپ کا خاندان عزت میں تو کسی طرح رانا کے گھرانے سے کم نہیں ہے ۔ تمام راجستھان اُدواجی کے نام کی عزت کرتا ہے۔

کیتکی ۔ یہ سب صحیح ہو۔ مگر حیثیت میں تو فرق ہے ۔ اس پر بھی اگر کنور بھوج لج زندہ ہوتے ۔ تب بھی کسی کو تمہاری نفرت کرنے کا حوصلہ نہ ہوتا ۔ خواہ تمہارے باپ دادا زیادہ رتبہ والے ہوتے ۔ تب بھی سب ڈرتے ۔ اور بدزبانی کرنیکی جرأت نہ کرتے ۔ اور میں کس کو کہوں ۔ سب سے زیادہ تمہاری ساس تمہارے پیچھے پڑی رہتی ہے ۔

میرا ۔ پھر میں کیا کروں ؟

کیتکی ۔ صبر و شکر ۔

میرا ۔ کب تک ؟

کیتکی ۔ جب تک دم میں دم ہے تب تک ۔ اب نہ تو آپ کہیں جا سکتی ہیں نہ کسی کو بدزبانی کرنے سے بھی روک سکتی ہیں ہم سب سہیلیاں جو میڑتے سے آئی ہیں یہ حالت دیکھکر دل ہی دل میں کُڑھا کرتی ہیں ۔ مگر کیا کریں کسی پر بس نہیں چلتا ۔ اگر کچھ کسی کو سمجھاتی بجھاتی ہیں ۔ تو معاملہ اور بھی بدتر ہو جاتا ہے ۔ کون جانے اسوقت ہم یہاں رہنے بھی نہ پائیں اور بوریا بستر باندھنا پڑے ۔ اسوقت تم اکیلی رہ جاؤ گی ۔

میرا ۔ مگر یہ حالت آخر کب تک رہ سکتی ہے ؟ ہر چیز کی انتہا ہوتی ہے ۔ یہ چھیڑ چھاڑ

کبھی نہ کبھی مجھ کو جواب دینے کے لئے مجبور کرے گی۔ اور اس کا انجام میرے لئے خراب ہو گا۔ اُدھر میری ساس میرے نام پر اودھار کھائے بیٹھی رہتی ہے۔ اُدھر میری نند اُودا بائی الگ ڈانٹ بتاتی رہتی ہے۔

کیتکی۔ ساس و نند تو جنم کی بیرن ہوتی ہیں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اُدس اب نو ان کو موقعہ ہاتھ آیا ہے۔

میرا۔ دیکھو۔ ان کو اسقدر بھی خیال نہیں ہے۔ کہ ایک کم سن لڑکی اپنے ماں باپ کا گھر چھوڑ کر ان کے یہاں آئی ہے۔ اس کی دلجوئی کرنی چاہیئے۔ نہ کہ اس طرح ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑنا چاہیئے۔

کیتکی۔
وفا کی آس نہ رکھنا کبھی زمانے سے
جفا کریں گے وفا کے بھی یہ بہانے سے

میرا۔ بہت صحیح ہے۔ خیر میں نے تو کچھ اور سوچ رکھا ہے۔

کیتکی۔ وہ کیا ہے؟

میرا۔ اب یہ خیال ہے۔ کہ اگر کہیں گورو کا درشن ہو جائے۔ تو ان کے ست سنگ کا لابھ اٹھاؤں۔ اور ہمیشہ کے لئے دنیا سے مُنہ موڑ لوں۔

کیتکی۔ سنو میرا! سنبھل کر رہنا۔ تم چیلی بھی ہو ریداس بھگت کی۔ وہ ذات کے چمار ہیں۔ رانا کا خاندان مغرور ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ اُن کے پاس آنے جانے سے اور بھی نئی نئی مصیبتیں سر پر آئیں۔

میرا۔ نہیں پروا ستم جو ڈھائے کوئی ہم ہیں مضبوط آزمائے کوئی
کیتکی۔ نند اور ساس کا کر دکچھ خوف سر پہ تازہ بلا نہ آئے کوئی

جسطرح چاہے وہ ستائے کوئی
میرا۔ سر بکف ہو کے آئے میدان میں
کیتکی۔ ریداس جی مہاراج آجکل جھونپڑی میں آئے ہوئے ہیں۔ ست سنگ کا موقعہ
تو ہے۔ مگر میں دل میں ڈری ہوئی ہوں۔
میرا۔ اوکھلی میں سر دیا تو موسلی کا کیا ڈر۔ جب چھتے کو چھیڑا۔ تو بھیڑوں کے ڈنس
کا کیا خوف خطر۔ تو بتا۔ مہاراج جی کہاں اور کس جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ میں چل کر
اُن کا درشن کر لوں۔ اور اپنا جنم سپھل کر دوں۔
کیتکی۔ محل کے اُتر کی طرف آدھ میل کے قریب ان کا نواس ستھان ہے۔
میرا۔ پھر اُن کی خدمت میں چل۔ یہی دل کا ارمان ہے۔
کیتکی۔ بہت اچھا کل صبح وہاں چلنا۔
میرا۔ (خوشی سے)

پیارے درشن دیجو آئے　　　تم بن رہیو نہ جائے

١　جل بن کنول چند ابن رجنی[١]　　　ایسے تم بن دیکھوں سجنی
بیاکل بیاکل پھروں۔ رین دن برہ کلیجے کھائے

٢　دوس[٢] نہ بھوک نیند نہیں رینا　　　مکھ سے میرے نہ نکلے بینا
کہا کہوں کچھ کہت نہ آوے۔ مل کر تپن بجھائے

٣　کیا[٣] ستاؤ انتر جامی　　　آئے بلو کرپا کر سوامی
میرا داسی جنم جنم کی پڑی تمہارے پائے

---

[١] رات۔ [٢] دن کو
[٣] کیوں

تیسرا سین

دست سنگ - ریداس - میرا وغیرہ)

میرا - (ریداس جی کو پرنام کرکے) **بھجن** - ساجن گھر آؤ میٹھا بولا[1]

(۱) کب کی کھڑی کھڑی پنتھ نہاروں
تھا ہیں[2] آیا ہوسی[3] بھلا

(۲) آدنسنک[4] سنک[5] مت مانو
آیا ہیں[6] سکھ دہلا[7]

(۳) تن من وار دوں کروں نیوچھاور
دیجو سیام موہیلا[8]

(۴) آتر[9] بہت بلنب[10] نہیں کرنا
آیا ہیں رنگ رہیلا

(۵) تیرے کارن[11] سب رنگ تیاگا
کاجل تیلک تمول[12]

(۶) تم دیکھے بن کل نہ پرت ہے
کر دھر[13] رہی کپولا[14]

(۷) میرا داسی جنم جنم کی
دل کی گھنڈی[15] کھولا

ریداس - کون ہے میرا؟ تیرا کیا حال ہے۔ تجھ کو کیوں اس قدر درد و ملال ہے۔ میں نے تیرا حال سُن رکھا ہے۔ تو کچھ فکر نہ کر۔ گردھر گوپال کا من میں دھیان دھر۔ سب اچھا ہوگا۔

بھجن

اب کیسے چھوٹے نام رٹ لاگی

[1] شیریں کلام [2] یہاں [3] ہوتا [4] بے فکر [5] خوف [6] آنے سے [7] ملتا ہے [8] موہنے والا [9] بیتاب [10] دیر [11] سبب [12] پان [13] ہاتھ [14] منہ [15] گرہ

۱ پربھو جی تم چندن ہم پانی | جا کے انگ انگ باس[1] سمانی
۲ پربھو جی تم گھن بن[2] ہم مورا | جیسے چتوت چند چکورا
۳ پربھو جی تم دیپک[3] ہم باتی[4] | جا کی جوت بَرے[5] دن راتی
۴ پربھو جی! تم موتی ہم دھاگا | جیسے سونا[6] ہی ملت سوہاگا
۵ پربھو جی! تم سوامی ہم داسا | ایسی بھگتی کرے ریداسا
۶ تو اس طرح اس کا دھیان کر | دِل سے دُور سب مان اُپمان کر

میرا - دھنیہ ہو نانک!

بھجن

میرا من مانی سُرت[8] سیل آسمانی[9]

جب جب سرت لگے واگھر کی	پل پل نینن[10] پانی
جیوں ہیے[11] پیر تیر سم[12] سالت[13]	کسک کسک کسکانی
رات دوس موہی نیند نہ آوے	بھاوے ان نہ پانی[14]
ایسی پیر برہ تن بھیتر	جاگت رین[15] بہانی
ایسا بید ملے کوئی بھیدی	دیس بدیس پچھانی

[1] خوشبو [2] گھنا جنگل [3] چراغ [4] بتی [5] جلے [6] رشتہ [7] سونا [8] روح [9] خواہشمند [10] آنکھوں [11] دل [12] درد [13] طرح [14] دکھاوے [15] رات [16] گذری۔

۶ تاسوں[1] پھر[2] کہوں تن کیری[3] ۔ پھر نہیں بھرموں کھانی[4]
۷ کھوجت پھروں بھید[5] وا گھر کو ۔ کوئی نہ کرت بکھانی[6]
۸ ریداس سنت ملے موہی ستگرو ۔ دنیا سرت شبد دانی
۹ میں ملی جائے پاسے پیا اپنا ۔ تب موری پیر بجھانی[8]
۱۰ میرا خاک خلق سر ڈاری ۔ میں اپنا گھر جانی

ریداس ۔ دھنیہ ہے میرا دھنیہ ۔ تو گردھر گوپال کی پیاری ہے ۔ تیرا سہاگ کرشن مراری ہے ۔ بھگتی بھاؤ کی سچی کمائی کر ۔ من سے دُور سنسار اگمیا پائی کر

۱ سانچی پریت ہم تم سنگ جوڑی ۔ تم سنگ جوڑ اور سنگ توڑی
۲ جو تم بادل[8] تو ہم مورا ۔ تم جو چند ہم بھئے چکورا
۳ جو تم دیوا[9] تو ہم باتی ۔ جو تم تیرتھ تو ہم جاتی[10]
۴ تمھرے بھجن کٹا جم پھانسا ۔ بھگتی ہیتو گاوے ریداسا

میرا ۔ جوگی مت جا مت جا مت جا ۔ پاسے پروں میں چیری[11] تیری ہوں
۱ پریم بھگتی کا پینڈا[12] نیارا ۔ ہم کو گیل[13] بتا جا
۲ اگر چندن کی چتا رچاؤں ۔ اپنے ہاتھ جلا جا
۳ جل بل بھئی بھسم کی ڈھیری ۔ اپنے انگ لگا جا
۴ میرا کہے پربھو گردھر ناگر ۔ جوت میں جوت ملا جا

ریداس ۔ رانی! ایسا ہی ہوگا ۔ اس جیون میں تجھ کو رادھا کی بھگتی پراپت ہوگی ۔

[1] اس سے [2] درد [3] کی [4] آواگون [5] اس [6] بیان [7] بجھ گئی [8] بادل [9] چراغ [10] جاتری [11] لونڈی [12] راہ

بھجن

۱ جو تم تورو[1] رام میں نہیں توروں[2] | تم سنگ تار کون[3] بدھی جوروں[4]

۲ تمھرے چرن کنول کا بھروسا | تیرتھ برت نہ کروں اندیسا

۳ جہاں جہاں جاؤں تمھاری پوجا | تم سا دیو اور نہیں دوجا[5]

۴ میں اپنا من ہری سوں[6] جوریو[7] | ہری سوں جوری[8] سبن[9] سوں توریو[10]

۵ سب ہی پہر تمھاری آسا | من کرم بچن کہے ریداسا

میرا- دوہا
پربھو کاٹو جم پھند تم نہیں جگت کی آس
میرا تو ہر دم بھجے - رام نام پر تی سانس

ریداس- دوہا- ریداس کہے جا کے ہردے - رہے رین دن رام
سو بھگتا بھگونت[11] سم[12] - کرودھ نہ بیاپے کام

میرا- دوہا- گھر میں تو جھگڑا اچھا- نس دن باد بواد
میرا کی پربھو کیجیے دیا مہر سے یاد

ریداس- دوہا- ریداس رات نہ سوئیے- دوس[13] نہ کریے سواد[14]
اہی نس[15] ہری کو سمرئیے- چھانڈ[16] سکل پر تی باد

میرا- دوہا- بیر[17] پرانی برہ[18] کی- موسوں[19] سہی نہ جائے

---

[1] تورو [2] توڑدوں [3] سلسلہ محبت [4] جوڑوں [5] دوسرا [6] سے [7] جوڑا [8] جوڑ کر [9] سب [10] توڑا [11] بھگت [12] طرح [13] دن [14] لذت [15] راندن [16] چھوڑ کر [17] جھگڑا [18] عشق [19] مجھ سے

ٹین[1] بجھاوے ہیئے[2] کی۔ کوئی سجن آئے

ریداس۔دوہا۔ ہری سا ہیرا چھانڈ کر۔ کرے آن[3] کی آس
تے نر نرک جائیں گے ست بھاسے ریداس

میرا۔ دوہا۔ باہر بھنبیر دل دون[4] لگی۔ ستگور گئے لگائے
تن من جر ما ئی[5] ڈبھیا۔ ماٹی ماہنہ ملائے

ریداس۔دوہا۔ انتر گتی راچی نہیں۔ باہر کتھے اُداس
سو نر نرک جائیں گے۔ ست بھاسے ریداس

میرا۔ دوہا۔ میرا داسی چرن کی۔ لیجے چرن لگائے
جوگ جگت۔ نت نیم سب۔ ذبحے موہی سمجھائے

ریداس۔دوہا۔ ست جگ ست ترتیا ہی جگ دواپر پوجا چار
تینوں جگ تینوں درڑھے[6] کلی میں نام اُدھار

(میرا پرنام کرکے خوشی خوشی محل کو واپس جاتی ہے)

تیسرا تماشہ

پہلا سین

(رانا بکرماجیت۔ دیارام پنڈا۔ بیجا برگی۔ بنیا۔ گوجر۔ گورو وغیرہ)

[1] گرمی [2] دل [3] اور [4] آگ [5] جل کر [6] مضبوط ہوئے۔

دیارام۔ غضب ہے غضب ہے غضب ہو گیا
جو ہونا تھا افسوس سب ہو گیا

رانا۔ بتا کیا ہوا میں سُنوں تیری بات
ہوئی راج میں میرے کیا واردات

دیارام۔ ہے چتوڑ میں ایک آیا چمار
جو بے آبرو ہے ذلیل اور خوار
ہے مشہور ریداس جی اُس کا نام اُسے بھگت کہتے ہیں سب خاص و عام
زمانہ میں اس کی مچی دھوم دھام جسے دیکھیئے وہ ہے اُس کا غلام
لیا اُس نے میرا کو چیلی بنا یہ دھبہ بڑا راج گھر کو لگا

رانا۔ نہیں! جھوٹ کہتا ہے تو نابکار
نہیں ایسی باتوں کا کچھ اعتبار

دیارام۔ یہ بنیا یہ گوجر ہیں میرے گواہ
ذرا پوچھ بھی دیکھیئے ان سے آہ

رانا۔ کہو کہتے کیا تم ہو؟ دیکھا ہے کیا
بیاں تم کرو مجھ سے سب ماجرا

گوجر۔ مہاراج! میرا گئی تھی وہاں
یہ ریداس آ کر بسا ہے جہاں
نہیں اس میں شک ہے یہ سچی ہے بات کہ تھی کتنی باندی بھی اس کے ساتھ
بہت دیر دونوں میں تھی گفتگو! شریفوں میں ہوتی نہیں ایسی خو

کہاں رانی اور پھر کہاں یہ چمار　　　کہاں برگِ گل اور کہاں نوکِ خار

بیجا برگی۔　　یہ سچ ہے کہ رانی گئی تھی وہاں
　　　　　　کہ شاہد ہے اس بات کا ایک جہاں

بلنیا۔　　یہ حرکت نہیں ہے کسی کو پسند
　　　　　　پہنچتا ہے عزت کو اس سے گزند

رانا۔ افسوس! بھائی کو مرتے دیر نہیں ہوئی۔ اور میرا نے یہ کیا سانگ رچا

گوڑ۔ آپ کی ماں رانی صاحبہ کہتی ہیں۔ کہ میرا بڑی نٹ کھٹ ہے۔ وہ کسی کا کہنا بھی نہیں مانتی۔

رانا۔ ہاں! میری ماں کو اس قسم کی پہلے ہی سے شکایت ہے۔ وہ اس کو سبز قدم اور منحوس بھی بتاتی ہے۔ مگر میں کیا کروں۔ وہ عورت ہے۔ میں سختی بھی نہیں کر سکتا۔ ریداس بڑا مشہور بھگت ہے۔ رانی جھالی بھی تو اس کی چیلی ہو گئی ہے اور اس کی وجہ سے کئی براہمنوں اور کشتریوں نے اس سے دیکشا لی ہے۔ جات پات نا پوچھے کوئے۔ جو ہر بھجے سو ہر کا ہووے۔" وہ چمار ہوا تو کیا اور برہمن ہوا تو کیا

دیا رام۔ مہاراج! آپ کی زبان سے یہ باتیں اچھی نہیں لگتیں۔ رانا کا خاندان سورج بنسی۔ رام چندر کی اولاد۔ ہندوؤں کا سورج۔ ہندو پت اور ایک چمار کی شاگردی کا دم بھرے۔

رانا۔ بھگتوں کی قوم نہیں ہوا کرتی۔ "نیچ نیچ سب تر گئے سنت چرن بولین ذات ہی کے ابھمان سے بوڑے سکل کولین"!

دیا رام۔ آپ ایسا کہتے ہیں۔ افسوس زمانہ بدل گیا۔ جب ہندو پت کا یہ

خیال ہے۔ تو پھر بس ہو چکی نماز مصلا اُٹھالیئے"

رانا۔ پھر میں کیا کروں؟ تم کیا رائے دیتے ہو؟

دیارام۔ میرا کو ابھی سے روک دیجیئے۔ وہ ریداس کے پاس جانے نہ پائے۔ رانی سے کہیئے۔ اس کی نگرانی رکھیں۔ اپنی بہن اودا بائی کو مقرر کیجیئے۔ وہ سمجھاتی بجھاتی رہے۔ مہارانی کی دو باندیاں ہیں چمپا او چمیلی۔ اُن کو میرا کا محافظ بنایئے

رانا۔ اگر اس پر بھی وہ نہ مانے تو پھر کیا کیا جائے۔

دیارام۔ مانے کیوں نہیں۔ وہ ابھی کمسن ہے جس راہ پر لگایئے۔ لگ جائے گی ابھی وہ کوری گزی ہے جس رنگ میں رنگیئے گا۔ وہ رنگ چڑھ جائیگا۔

رانا۔ بہت خوب! میں ماں سے مشورہ لونگا۔ اور حتی الامکان اس کے روک تھام کا انتظام کرونگا۔ تم لوگ بھی دیکھتے رہنا۔ کہ میرا ریداس جی کی کتھا میں جاتی ہے یا نہیں؟

دیارام۔ ست بچن۔ آپ کا حکم۔

(سر جھکا کر رخصت ہوتے ہیں)

دُوسرا سین

(محل۔ اودا بائی۔ چمپا چمیلی۔ میرا وغیرہ)

اودا۔ بھابی! تو ریداس جی کے یہاں جاتی ہے؟

میرا۔ پھر کیا ہُوا؟

اودا۔ تو رانا کی رانی ہے۔ سب میں بڑی۔ تیرا خاندان سب سے اونچا ہے۔

تجھ کو کیا پڑی ہے۔ جو اِن سادھوؤں کی صحبت میں جاتی ہے۔ ہم سب تیرے عزیز و رشتہ دار ہیں۔ ہر وقت خدمت کے لئے طیار ہیں۔ تو وہاں نہ جایا کر۔

میرا۔ بھجن۔ میرے گردھر گوپال دوسرا نہ کوئی (ٹیک)

جاکے سر مور مکٹ میرا پتی سوئی
تات مات بھرات بندھو[1] اپنا نہیں کوئی
چھانڈ دی کُل کی ریت کیا کرے[2] کوئی
سنتن ڈھنگ بیٹھ بیٹھ لوک لاج کھوئی
آنسوؤں جل سینچ سینچ پریم بیلی[3] بوئی
اب تو بیل پھیل گئی۔ آنند۔ پھل ہوئی
آئی میں بھگتی کاج جگت دیکھ روئی
داسی میرا گردھر گوپال تار و پربھو موہی

اودا بائی۔ تو کہتی ہے کیا؟ کیا ہم سب لوگ تیرے اپنے نہیں ہیں؟

میرا۔ جھوٹا جگ کا ناتا ہے۔ نہ کوئی کسی کا بندھو ہے۔ نہ بھراتا ہے۔ میں نے اسی وجہ سے دنیا سے اپنا من ہٹایا ہے۔ اور اس کو رام کے نام پر لگایا ہے۔

بھجن

میرے تو ایک رام نام دوسرا نہ کوئی
دوسرا نہ کوئی سادھو دوسرا نہ کوئی
بھائی چھوڑا۔ بندھو چھوڑا چھوڑ سگا سوئی
سادھن سنگ بیٹھ بیٹھ لوک لاج کھوئی
بھگت دیکھ راضی ہوئی جگت دیکھ روئی
پریم نیر سینچ سینچ مایا میل دھوئی
دودھی متھ گھرت[4] کاڑھ لیو ڈار دی چھوئی
ماکھن ماکھن مار لئی چھا چھ پئے کوئی
اب تو بات پھیل گئی جانے سب کوئی
میرا رام لگن لگی۔ ہونی ہو سو ہوئی

[1] بھائی [2] دوست [3] کرے گا [4] پودہ [5] گھی۔

اودا بائی - بھابی! تواسی عمر میں مجھ سے بہت سیانی ہے - تیری بھگتی دھنیہ ہے
مگر لوگ تجھ کو کیا کہتے ہیں - تو جانتی ہے؟

میرا - (ہنس کر)

بھجن

میرے من رام نام بسی
تیرے کارن شیام سندر سکل لوگاں ہنسی
کوئی کہے میرا بھئی باوری - کوئی کہے کل نسی
کوئی کہے میرا دیپ آگری - نام پیا سوں رسی
کھانڈو دھارہ بھگتی کی نیاری کاٹیہے جم پھنسی
میرا کے پربھو گردھر ناگر شبد سرو ور دھنسی

اودا بائی - بھابی میرا - کل نے لگائی گال - ایڈر گڈھ کا آیا جوا دلنبا

میرا - اودا بائی! تمہارے مہارے ناتو ناہنہ - باسو بستاں کا آبا اولنبا -

اودا بائی - بھابی میرا - سادھاں کا سنگ نوار سارو سہر تمہاری نندا کرے

میرا - بائی اودا کرے تو پر یا جھکھ مارے - من لاگیو رمتا رام سوں -

اودا - بھابی میرا - پہر و نی موتیوں کا ہار - گھنو پہنو رتن جڑاؤ کو -

میرا - بائی اودا - چھاڈ یو من موتیوں کا ہار گہنا تو پہنو سیل سنتوش کو -

اودا - بھابی میرا! لاجے لاجے گڈھ چیتوڑ - راناجی لاجے گڈھ راراجوری -

میرا - بائی اودا! تار بو ناد یو گڈھ چیتوڑ - راناجی گڈھ کا راجوی -

اودا - بھابی میرا لاجے لاجے تھارا ماین باپ - پیہر لاجے جو تھارو ول مٹیرتو -

میرا - بائی اودا! تار یو تو ماین باپ - پیہر تار یو جو مٹیرتو -

۱؎ تیغ ۲؎ کاٹے گی ۳؎ تالاب ۴؎ گھر کو ۵؎ گلہ ۶؎ تمہارے ہمارے ۷؎ چھوڑ
۸؎ سارا ۹؎ شہر ۱۰؎ برائی ۱۱؎ گالی کا نام

چمپا۔ مہترانی جی! رانا ناراض ہیں۔ وہ نہیں چاہتے۔ کہ آپ سادھوؤں کی کتھا میں جائیں۔

میرا۔ میں نے سن لیا ہے۔ مگر راناگر دھر گوپال کہتا ہے۔ سادھوؤں کا سنگ کرو۔

چمیلی۔ آپ مالک ہیں۔ جو چاہیں سو کریں۔ ہمارا تو صرف سمجھانے کا کام تھا۔

میرا۔ بھجن۔ برجی میں کاہو[۱] کی[۲] نا نہہ[۳] رہوں (ٹیک)

۱ سنو[۴] ری سکھی تم چتین[۵] ہو کے من کی بات کہوں

۲ سادھ سنگت کری ہری لیوؤں۔ جگ سے میں دور رہوں

۳ تن من دھن میرا سب ہی جاوے۔ بھل[۶] میرو سیس[۷] لہوں

۴ من میرو لاگیو ہری کے بھجن میں سب کہ میں بول[۸] سہوں

۵ میرا کے پربھو گردھر ناگر۔ سنگور سرن رہوں

چمپا۔ رانی جی! رانا کا حکم ہے کہ ہم دونوں سکھی رات دن آپ کی خدمت میں حاضر رہیں۔

میرا۔ یوں کہو۔ کہ تم میرا کی چوکی پہرا دینے آئی ہو۔ مجھ کو اس کی پرواہ نہیں۔ جو جس کے جی میں آوے وہ کرے۔ میں نے تو جو سوچا ہے۔ وہ کروں گی۔ اور کر دکھاؤں گی۔

غزل

جامِ شرابِ بیخودی اب تو پیا جو ہو سو ہو دامنِ عقل و ہوش سب چاک ہوا جو ہو سو ہو

---

[۱] روکی [۲] کسی کو [۳] نہیں [۴] سکھ [۵] ملکہ [۶] بیرا سرلے لو [۷] میرا [۸] سرش طعنہ

عیش و نشاط کی ہوس باقی رہی نہ نام کو ‏ جان و جگر نثار غم دل سے کیا جو ہو سو ہو
شرم و حجاب مٹ گئے ان سے غرض نہیں رہی ‏ راہ لگ اپنی ناصحا! اب ہمیں کیا جو ہو سو ہو
دنیا کے قید و بند کو کر دیا پاش پاش جب ‏ اس سے نہ واسطہ رہا۔ یار خدا جو ہو سو ہو
خواہش زیست جب نہیں موت کا خوف کیا کریں ‏ مسلکِ عشق میں ہوئے آ کے فناہ جو ہو سو ہو

تیسرا سین

رانا۔ بتاؤ ہے میرا کی کیا چال ڈھال ‏ کیا آپ کو اس نے کیا اب سنبھال
دیا رام۔ کہیں کیا کہ دِل اس کا مسموم ہے ‏ کہ رانی بہت اُس سے مغموم ہے
سمجھایا۔ بجھایا۔ منایا بہت ‏ وہ گمرہی سے ہٹایا بہت
مگر کام حکمت نہ آئی کوئی ‏ ہے میرا میں حضرت برائی کوئی
منانے سے ہرگز نہیں مانتی ‏ وہ کہتی ہے میں کچھ نہیں جانتی"
فقیروں کی صحبت ہے اُسکو پسند ‏ نصیحت نہیں ہوتی کچھ سود مند
وہ حرکت سے باز اپنے آتی نہیں ‏ کسی شخص کو دل میں لاتی نہیں
نہ عزت نہ حرمت کا اس کو خیال ‏ نہ چھوڑے گی ہرگز کبھی اپنی چال
رانا۔ غضب ہے کروں آہ تدبیر کیا ‏ حقیقت میں نادان ہے یہ بدبلا
بیجا بائی۔ سزا دیجیے سخت ریداس کو ‏ ابھی ہوش میرا کہ یکدم میں ہو
بدنا۔ کنھا داتا کی مچائی ہے دھوم ‏ پس و پیش ہر وقت ہے یک ہجوم
مودّب چپ و راست انسان ہیں ‏ عجب اس کی شان اور عجب آن ہیں

گوڑ۔ مگر سوچ کر کیجئے گا یہ کام | کہ رہداس ہے اس جگہ نیک نام
وہ مفسد نہیں وہ ہے مردِ خدا | نہیں اُسنے کی آپ کی کچھ خطا
یہ میرا کا ہے بس سراسر قصور | اُسے رکھئے رہداس سے دُور دُور
گوجر۔ بتاتا ہوں میں آپ کو ایک صلاح | عمل کیجئے اس سے ہو گی فلاح
رانا۔ بتا تیری بھی سُن لوں میں بات کو | تعجب نہیں اس سے کچھ سُود ہو

گوجر۔ ہر صبح کو میرا کے پاس مالی پھولوں کی ٹوکری لے جاتا ہے۔ اُس میں کوڑیالا ناگ رکھوا دیجئے۔ میرا اس کو ہاتھ لگائے گی۔ سانپ ڈس لے گا۔ اور اس کا کام تمام ہو جائے گا۔ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔ سمجھانے بجھانے سے کوئی کام نہ نکلے گا۔

رانا۔ بہت اچھا! ایسا ہی کر۔ یہ رائے مجھے بہت پسند ہے۔

چوتھا سین

(میرا۔ اُودا۔ کنیکی۔ مالی۔ ساس وغیرہ)

مالی۔ مہارانی یہ ٹھاکر کے چڑھانے کے لئے پھول حاضر ہیں۔

میرا۔ لا سامنے لا۔

اُودا۔ ہاں ہاں خبردار ٹوکری کو ہاتھ نہ لگانا۔

میرا۔ کیوں؟

اُودا۔ میں سُن چکی ہوں۔ پھولوں کے نیچے سانپ چھپا بیٹھا ہے۔ گوجر نے

راناکو صلاح دی۔ اور اُس نے زہریلا سانپ چھُپانے کا حکم دیا۔

میرا۔ کیوں مالی! کیا یہ سچ ہے؟

مالی۔ جان کی امان پاؤں، میرا قصور نہیں ہے۔

میرا۔ کینتکی! تو سُنتی ہے۔ دیکھ! راناجی اس طرح ظلم و ستم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ آج سے پوجا کے پھُول تو اپنے ہاتھ سے لایا کر۔

کینتکی۔ جو آپ کا حکم! اب یہاں خیریت نظر نہیں آتی۔ جب راناجی ایسے اوچھے ہتھیاروں پر اُتر آئے۔ تو اور کسی کو کیا کہا جائے۔

میرا۔ کہو یہ رانا سے جا کے مالی یہ جور و ظلم و عتاب کب تک

ستم یہ کب تک رہے گا ہم پر۔ رہیگا ہم پر عذاب کب تک

ہے جرم کیا؟ کیا خطا ہماری سہیں یہ بدعت تمہاری کیونکر

بتاؤ! یہ خاطر پریشان کیا کرے۔ اضطراب کب تک

نہیں کسی کو ستایا ہم نے نہ دل کسی کا دکھایا ہم نے

تم آنکھوں کو اپنی کھول کر دیکھو۔ ایسی غفلت کے خواب کبتک

مآل کار جہان ہے فانی یہ چند روزہ ہے زندگانی

تموّج بحرِ بے کراں پر نہ بھولو اس پر حباب کب تک

نہیں کسی پر ہمیں بھروسہ۔ اُمید بھی کیا کریں کسی سے

چھپائیں کیا دل کا مدّعا اس کے منہ پر ڈالیں نقاب کبتک

خدا سے ہم دل لگا چکے ہیں کہ اپنے آپے سے جا چکے ہیں

یہ باتیں ہیں سب دھی سیچی رانا! کہاں کا شرم اور حجاب کبتک

غریب و بیکس ہوں۔ بیوا ہوں مصیبت و غم میں مبتلا ہوں
کرو گے تم جان بوجھ کر حال میرا یونہی خراب کب تک

مالی ۔ رانی مجھ کو معاف کرنا۔ میں بے خطا ہوں ۔ کہنے کو تو میں سب کچھ کہ دوں گا مگر رانا کے ساتھ جو دو چار آدمی رہتے ہیں۔ وہ اپنی حرکت سے باز نہ آئیں گے تم ہوشیار رہنا۔ کون جانے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔

میرا ۔ تو جا۔ اچھا کام کر جو مالک کی اچھیا ہوگی وہی ہوگا (وہ جاتا ہے)

اُودا ۔ تھانے برج برج میں ہاری بھابی! مانو بات ہماری
رانا روس[1] کیا تھاں[2] اوپر ساھوں سنگ مت ماری
کل کو داگ لگے ہے بھابی تند یا ہو رہی بھاری
سادھوں سنگ رے بن بن بھٹکو لاج گمائی ساری
بڑا گھراں[3] تھوں جنم لیو چھے[4] ناچو دے تارشی
بر پایو[5] ہندوانوں سورج[6] تھیں لگائی من دھاری
میرا گردھر سادھ سنگ تج چلو ہمارے لاری

میرا ۔ میرا بات نہیں جگ چھپائی اُودا بائی سمجھو سو گھڑ سیانی
سادھو مات پتا کل میرے ۔ سجن سنیہی گیانی
سنت چرن کی سرن رین دن رست کہوں ہیں بانی

---

[1] تم کو [2] غصہ [3] تمہارے [4] داغ [5] لگتا ہے [6] گنوائی [7] خاندان [8] ہے [9] تالی [10] دکور [11] ہندوؤں کا سورج [12] کیا [13] چھپی +

رانا نے سمجھاؤ جاؤ۔ میں تو بات نہ مانی
میرا کے پربھو گردھر ناگر سنتوں ہاتھ بکانی

اودا۔ بھابی بولو بچن بچاری
ساد ھوں کی سنگت دکھ بھاری۔ مانو بات ہماری
چھاپ تلک گلے ہار اتارو پہرو[۲] ہار ہزاری
رتن جڑت پہرو آبھوشن۔ بھوگو بھوگ اپاری
میرا جی تھیں[۳] سے چلو محل میں۔ تھالے[۴] سوکن[۵] مہاری[۶]

میرا۔ بھاؤ بھگتی بھوشن سجے۔ سیل سنتوس سنگار
اوڑھی چونر پریم کی۔ گردھر جی بھرتار[۷]

اودا بائی من سمجھ جاؤ اپنے دھام
راج پاٹ بھوگو تمہیں ہمیں نہ تاسوں کام

(اودا جاتی ہے)

میرا۔ مہانا[۸] گورو گو بندری آن[۹] گورلتا[۱۰] پوجان (ٹیک)[۱۱]
ساس۔ اور جو پوجیں گورجا[۱۲] تمے[۱۳] کیوں نہ پوجے گور[۱۴]
من بنچھنت پھل پاؤ سیوجی تھے کیوں پوجے اور

۱ کو ۲ پہنو ۳ یہاں سے ۴ پلٹے ۵ قسمت ۶ ہماری ۷ اس سوال وجواب کا مطلب یہ ہے کہ ساس گنگور کی پوجا کرانا چاہتی ہے۔ میرا انکار کرتی ہے۔ ساس کہتی ہے تونے سب کو لاج دلایا۔ میرا کہتی ہے میں نے قتل وخون چوری نہیں کی۔ صرف نیکی کے راستہ پر چلتی ہوں وغیرہ ۸ ہمارا ۹ اور لوگ ۱۰ گنگور ۱۱ گنگور ۱۲ تو ۱۳ گنگور ۱۴ حسب مراد *

میرا۔ نہیں ہم پُوجاں گور جیاجی۔ نہیں پُوجاں ان دیو[1]
پرم سنیہی گوبندو۔ تھے[2] کائیں[3] جانو[4] مہارو[5] بھیو[6]
ساس۔ بال سنیہی گوبندا۔ سادھ سنت کو کام
تھے بیٹی راٹھور کی۔ تھاں نے راج دیو بھگوان
میرا۔ راج گئے جیاں[7] کرنے دیجو۔ میں بھگتاں[8] ری داس
سیوا سادھ سنت کی رام من کی آس
ساس۔ لاجے پیہر[10] سا سرو[9]۔ مائیت[11] نوں موسال
سب ہی لاجے میڑ[12] تاجی۔ تھاں سوں بڑا کے سنسار
میرا۔ چوری کراں نا مار[13] کی نہیں ہیں کراں اکاج[14]
پنیا کے مارگ[15] چالتا[16]۔ جھک مارو سنسار
نہیں میں پیہر سا سورے[17]۔ نہیں پیاجی[18] ری آس
میرا نے گوبند ملیاجی۔ گورو ملیا ریداس
(ساس لاچار ہو کر جاتی ہے)

---

[1] دوسرا دیوتا [2] تم [3] کیوں نہیں [4] جانتی [5] ہمارا [6] ڈر
[7] جس کو [8] بھگتوں کی [9] سسرال [10] ماں کا گھر [11] ناسی کا گھر
[12] میرٹھ تا والوں [13] نقصان
[14] ... [15] راہ [16] چلتی ہوں [17] سسرال
[18] شوہر کی۔

چوتھا تماشہ

پہلا سین

(رانا اور اُس کے ساتھی)

دیارام۔ کئی تدبیریں سوچیں کام لیکن کم نکلتا ہے
نہ دم اس پر چلا اُلٹے ہی دم اپنا نکلتا ہے

گوڑ۔ اگر ہے اینٹھ ہے میرا دل پتھر کا ٹکڑا ہے
جو چوب خشک ہو اسمیں کہو کیا خم نکلتا ہے

گوجر۔ ڈسیگا سانپ کب اسکو کہ وہ ساحر پُرفن ہے
قسم ہے اسکے آگے سانپ کا خود سم نکلتا ہے

بنیا۔ نہیں آسپر عداوت کا بھی ہرگز داؤں چلتا ہے
عدو بھی رشتہ الفت میں مستحکم نکلتا ہے

رانا۔ کریں تدبیر کیا آخر کہ وہ بس میں میرے آئے
تمہاری بات میں پہلوئے درد و غم نکلتا ہے

دیارام۔ مہاراج! میں کیا کہوں۔ آپ نے جن باندیوں کو میرا کی نگرانی کے لئے بھیجا تھا۔ وہ بھی اس کے داؤں میں آ گئیں۔ وہ خود اس کے ساتھ سادھو کی صحبت

میں جاتی ہیں۔ اور میں نے تو یہ بھی سُنا ہے۔ کہ وہ ریداس کی چیلی ہو گئیں۔ اور میرا کی محبت کا دم بھرتی ہیں۔

بینا۔ اُودا بائی سے بھی کام نکلتے نہیں دیکھ پڑتا۔ اسی نے میرا سے کہا تھا۔ کہ رانا جی نے پھول کی ٹوکری میں سانپ چھپا کر بھیجا ہے۔ ہاتھ نہ لگانا۔

گوجر۔ مہارانی نے چاہا تھا۔ کہ وہ محل میں چل کر گنگور کی پوجا کرے۔ مگر میرا نے صاف انکار کر دیا۔ وہ سوائے ریداس کی سنگت کے اور کچھ نہیں چاہتی۔ اور کوئی اس کو باز نہیں رکھ سکتا۔

رانا۔ اِن باتوں سے کوئی فائدہ نہیں نکلتا۔ سوچو! اب کیا کیا جائے۔ کہ وہ ہمارے قابو میں آئے۔

دیارام۔ اگر وہ سمجھانے سے راہ پر آ جائے۔ تو خیر! ورنہ زہر دے کر اس کا کام ہمیشہ کے لئے تمام کر دیا جائے۔ میں میرا کے کمزور پہلو کو جان گیا ہوں۔ وہ چرنامرت پینے کی بڑی شائق ہے۔ اور جب اس کو زہر ہلاہل چرنامرت کے نام سے دیا جائے گا۔ وہ اس کو پی جائے گی۔

بینا۔ چُپ۔ آہستہ آہستہ بات کرو۔ کوئی سُنتا نہ ہو۔ دیوار گوش دارد آہستہ لب بجنباں۔

دیارام۔ اس کا کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ مگر میں اپنا کام کسی نہ کسی طرح سے کر ہی لوں گا۔

رانا۔ بہت اچھا! کل زہر کا پیالہ دو۔ میں بھی اسی رائے سے متفق ہوں۔

دُوسرا سین

(دیارام کا زہر لانا۔ میرا کا غٹ غٹ پی جانا)

میرا۔ (اپنے آپ) ہائے گردھر گوپال! تمہارے بھگت کو یہ دُکھ۔ آخر اس ظلم و ستم کا باعث کیا ہے؟ کیوں میں ایسی ستائی جا رہی ہوں۔ میں نے کیا کیا جس کی یہ سزا مجھے مل رہی ہے۔ اس کے پردے میں کوئی بات چھپی ہوئی ہے جس کو کوئی ظاہر نہیں کر سکتا۔ سادھوؤں کے سنگ کا چھڑانا ایک بہانہ ہے۔ اچھا کیا ہوا۔ یہ بھی ایک طرح کا امتحان ہے ؎

میرے دل میں آگ ہے مشتعل یہ تپ درون کا نشان نہیں
یہ ہیں سیل بحر ملال و غم کبھی اشک چشم رواں نہیں
جو مرے کو مارے تو کیا کیا۔ جو جلا ہوا اُس کا جلانا کیا
میں چلی ہوں موت کے مُنہ میں خود کہ قیام عمر رواں نہیں
یہ زمانہ نقش بر آب ہے نہیں آب سمجھو سراب ہے
جو کبھی غرور میں چُور تھے یہاں آج ان کا نشان نہیں

کیتکی۔ مہارانی! آج راجا نے تم پر بڑی مہربانی کی ہے۔ دیارام پنڈا آیا ہے اور ٹھاکر جی کا چرنامرت لایا ہے۔ کہتا ہے۔ کہ خود رانا نے بھیجا ہے۔

میرا۔ (ہنس کر) خوب! بہت اچھا! لاؤ زہے نصیب۔ رانا کو چرنامرت بھیجنے کی اچھی سوجھی۔

دیارام۔ لیجئے۔ میں خود ہی لایا ہوں۔

میرا۔ اپنی زندگی بھر میں آج تم نے پنڈے کا فرض ادا کیا۔

اُودا۔ بھابی! خبردار! یہ چرنامرت نہ پینا۔ زہر ہلاہل ہے۔ میں نے اس کا پتہ پالیا ہے۔

میرا۔ بائی چپ۔ چرنامرت اور میں پینے میں عذر کروں۔ یہ میرا امتحان ہے اگر یہ چرن کا امرت ہے۔ تو میں جیتی رہوں گی۔ اور اگر زہر ہے۔ تو یہ زندگی پیاری کس کو ہے؟ لاؤ جی۔ دونا چرنامرت کا کٹورا۔

میرا۔ (دیارام کے سامنے پی کر) بہت اچھا۔ خوب ہؤا۔

بھجن

رانا اتیں[1] زہر دیا ہم جانی (ٹیک)

جیسے کنچن[2] دہت[3] اگنی میں نکست[4] بار[5] پانی

لوک لاج کل کال جگت کو۔ دئی بہائے جس[6] پانی

اپنے گھر کو پردا کرے۔ میں ابلا بورا[7] نی

ترکش تیر لگیو میرے ہیر[8] دے۔ گرگ[9] گیو سنکا[10] نی

سب سنتن پر تن من واروں۔ چرن کمل لپٹانی

میرا کے پربھو گردھر ناگر۔ داسی اپنی جانی

---

[1] تو نے [2] سونا [3] تپایا جاتا ہے [4] نکلتا ہے [5] کندن [6] جسطرح [7] پاگل [8] کلیجے [9] گھس [10] پورا۔

دوسرا بھجن

سِشودیا[1] رانو پیالو مہانو[2] کیوں رے پٹھایو (ٹیک)

بھلی بُری تو نہیں کینہو - رانا کیوں ہے رِسایو[3]

۱ تھالے[4] مہانے وِیہ[5] دیو ہے - جیوں[6] رو ہری گن گایو

کنک[7] کٹورا لے بِش[8] گھولیو - دیا رام پنڈا لے آیو

۲ اٹھی[9] اٹھی تو میں نہیں دیکھیوں - کرچرنا مرت پایو[10]

آج کال کی میں نہیں رانا - جد[11] یہ برہمنڈ چھایو

۳ میڑ دھتیا گھر جنم لیو ہے - میرا نام کہایو

پرہلاد کو پرتگیا[12] راکھی - کھنبھ پہاڑ بیگو[13] دھایو

۴ میرا کے پربھو گردھر ناگر - جن[14] کو بِردو[15] بڑھایو

تیسرا بھجن

ہے ری موسوں[16] ہری بن رہیو نہ جائے

ساس لڑے میری نند کھجاوے[17] - رانا رہیو رِسائے

---

۱ خاندان ششودیا کھتری کہلاتا ہے ۲ مجھ کو ۳ غصہ میں ۴ جیئے ۵ مجھ کو ۶ شریر
۷ سونے ۸ زہر ۹ اِدہر اُدہر ۱۰ پی گئی ۱۱ عہد ۱۲ جلدی ۱۳ بھگت ۱۴
جس ۱۵ مجھ سے ۱۶ چھیڑے ۱۷ زہر

پھر بھی راکھیو جو کی ٹھاکیو۔ تالاؒ دیو جڑ اٹھے
پورب جنم کی پریت پرائی۔ سوکیوں چھوڑی جائے
میرا کے پربھو گردھر ناگر۔ اور نہ آوے میری وائے

اُودا۔ اری بھابی! تو نے زہر پی لیا۔ اب تک نہیں مری۔ ہائے میری بھابی! تو اب نہ جی سکے گی۔

میرا۔ بائی! فکر نہ کر۔ میرے لئے موت نہیں ہے۔ میں نہ مروں گی۔ گردھر گوپال نے جس کام کے لئے مجھ کو جنم دیا ہے۔ وہ کر گذروں گی۔

بھجن

میرا مگن بھئی ہری کے گن گائے
سانپ پٹیارا رانا بھیجیو۔ میرا ہاتھ دیئے جائے
نہائے دھوئے جن دیکھن لاگی۔ سالگرام گئی پائے
زہر کا پیالہ رانا بھیجیو۔ امرت دیتھ بنائے
نہائے دھوئے جب پیون لاگی۔ ہو گئی امر اچائے
سُول سیج رانا نے بھیجی۔ دیجو میرا سلائے
سانجھ بھئی میرا سوون لاگی۔ مانو پھول بچھائے

لہ قفل ۲ لگائے ۳ دیا ۴ پی کر ۵ خار دار۔

میرا کے پربھو سدا سہائی۔ راکھے وگھن[1] ہٹائے
بجاؤ بھجن میں مست ڈولتی۔ گروھر[2] پے بل جائے

اُودا۔(روتی ہوئی) چھما کر بھابی! چھما کر۔ میں نے تیرا بڑا پاپ کیا ہے۔
میرا۔ کچھ نہیں تو نے میرا کیا نقصان کیا ہے۔
اُودا۔(پاؤں پکڑ کر) مجھ کو بھی اپنے ساتھ گروھر ناگر کی داسی بنالے۔
میرا۔ چل! کل کے دن گورو ریداس کے پاس۔
چمپا۔ مہارانی! ہم پر بھی کرپا درشٹی ہو۔
میرا۔ ہاں! تو بھی کل میرے اور کنکی کے ساتھ گورو کے درشن کو چلو۔

تیسرا سین

(رانا اور میرا)

رانا۔ بھابی! میں نے تجھ کو بہت ستایا۔ مگر تو راہ پر نہیں آئی۔ کیا تجھ کو اپنے خاندان کی عزت کا پاس نہیں ہے؟

میرا۔

بھجن

رانا جی میں سانورے سنگ راچی[1]

---

[1] مددگار [2] پھرتی [3] اوپر [4] مست ہوئی۔

ساج سنگار باندھ پگ[1] گھونگھرو — لوک لاج تج[2] ناچی
گئی کومتی لئی سادھ کی سنگت — بھگت روپ بھئی سانچی
گائے گائے ہری کے گن نس دن[3] — کال[4] بیال[5] سوں باچی[6]
ان بن جگ سب کھاری[7] لاگت — اور بات سب کانچی[8]
میرا شری گردھرن لال سوں[9] — بھگتی رسیلی جاچی[10]

رانا۔ خیر! اب جو ہوا سو ہوا۔ میرے ساتھ محل چل۔

میرا۔

بھجن

رانا جی میں گردھر رسے[11] گھر جاؤں
گردھر مہارو[12] سانچو پریتم۔ دیکھت روپ لبھاؤں
رین پڑے تب ہی اٹھ جاؤں۔ بھور[13] بھئے اٹھ آؤں
رین دنا واکے[14] سنگ کھیلوں۔ جیوں ریجھے تیوں رجھاؤں
جو پہراوے سوئی پہروں۔ جو دے سوئی کھاؤں
میری ان کی پریت پرانی۔ ان بن کل نہ رہاؤں
جہاں بٹھاوے تہاں میں بیٹھوں۔ بیچے تو بک جاؤں
جن میرا گردھر کے اوپر۔ بار بار بل جاؤں

[1] پاؤں [2] چھوڑ کر [3] رات دن [4] موت [5] سانپ [6] بچی [7] بے لذت [8] کچی [9] سے [10] جانچی [11] کے [12] ہمارا [13] صبح [14] اس کے۔

رانا۔ تو بھگتی بھاؤ کیا کر۔ میں روکنا نہیں چاہتا۔ ہاں محل سے باہر جانیکا حکم نہیں ہے۔

میرا۔

بھجن

رانا جی ہیں تو گوبند کا گن گا سیاں
چرنا مرت کو نیم ہمارو نت اُٹھ درشن جاسیاں[1]
ہری مندر میں نرت کراسیا[2] گھونگھر یا گھمکا سیاں[3]
رام نام کا جہاج[4] چلا سیا[5] بھو ساگر تر جاسیاں[6]
یہ سنسار باڑ[7] کا کانٹا[8] جیاں سنگت نہیں جاسیاں
میرا کہے پربھو گروھر ناگر نرکھ پرکھ گن گا سیاں

رانا۔ دیکھ بھابی! کہنا مان جا۔ ضد اچھی نہیں ہوتی۔ یہ پاگل پنے کا کام ہے۔

میرا۔

بھجن

رام تنے[9] انگ رانچی[10] رانا! میں تو سانولیا رنگ راچی
تال پکھاوج مردنگ باجا سادھوں رے سنگ ناچی

[1] جانا [2] ناچ [3] بجانا [4] جہاز [5] چلایا [6] جانا [7] ببول [8] اُس کی [9] کے [10] مست

کوئی کہے میرا بھئی ہے باوری   کوئی کہے مد[1] ماتی[2]
وِش کا پیالہ تیں[3] نے بھیجیو   امرت جان پیاسی
میرا کے پربھو گردھر ناگر   جنم جنم کی داسی

رانا۔ تو جانتی ہے۔ کہ میں رانا ہوں۔ سب میرے حکم پر چلتے ہیں۔ تجھ کو بھی میرا حکم ماننا چاہیے۔

میرا۔

بھجن

راناجی اب نہ رہوں گی تیری ہٹ[4] کی
سادھ سنگ موہی پیارا لاگے   لاج گئی گھونگھٹ کی
پھیر مٹیرا چھوڑا اپنا ۔ سرت نرت دو داؤ چھکی[5]
ہار سنگار سبھی سے اپنا   چوڑی کر کی[6] پٹکی[7]
میرا سوہاگ اب ورشا[8] موکو[9]   اور[10] نہ جانیں گھٹ کی
محل اٹا رانا نہیں چہیئے   ساڑی ریشم پٹ کی
ہوئی دیوانی میرا ڈولے   کیس لٹا[11][12] سب چھٹکی

رانا۔ دیکھ! یہ بدنامی اچھی نہیں۔ تجھ کو پچھتانا پڑے گا۔

---

۱ غرور میں ۲ مست ۳ تو نے ۴ منع کی ہوئی ۵ کھل گئی ۶ ہاتھ ۷ ہاتھ ۸ پھوڑی ۹ نظر پڑا ۱۰ مجھ کو ۱۱ دوسرے ۱۲ بال

بھجن

(ٹیک) رانا جی مجھے یہ بدنامی لگی میٹھی

کوئی نندو کوئی بندو میں چلوں گی چال انوٹھی
سانکری گلی میں ستگورملیا کیوں کر پھروں اَپوٹھی
ستگورسنگ بات موہی کرتے دُرجن لوکاں ڈیٹھی
میرا کے پربھو گردھر ناگر دُرجن جلیں انگیٹھی

رانا۔ اگر تو نہیں مانتی۔ تو جا نظر سے دُور ہوجا۔ میڑتے چلی جا۔ یہاں تیرا رہنا اچھا نہیں ہے۔ یہ میرا آخری حکم ہے۔ کاش تو مر گئی ہوتی۔ تو اچھا ہوا ہوتا۔ یہ بدنامی پسند نہیں ہے۔

میرا۔ بہت خُوب! تم راجہ ہو۔ یہ تمہارا دیس ہے۔ تم مجھ کو جلا وطن کرتے ہو۔ میں یہاں نہ رہونگی۔ تم راجا ہو۔ اپنی پرجا کے سوامی کہلاتے ہو۔ تم نے مجھ کو مر جانے کا حکم دیا ہے۔ تمہارا حکم سر آنکھوں پر۔ مگر میں میڑتا کیا جاؤں۔ ابھی میڑتا ہو آئی ہوں۔ لوگ کیا کہیں گے۔ اس لئے اب آپ کا آخری حکم سُن کر جو جی میں آئے گا۔ کروں گی چتوڑ میں نہ رہوں گی۔ اور نہ کبھی واپس آؤں گی۔

لہ اچھا سلہ بُرے لوگ۔

بھجن

کرم گت ٹارے ناہی ٹرے

ست بادی ہریچندر سا راجہ   نیچ گھر نیر[1] بھرے
پانڈو کے پربھو سدا سہائی   ہاڈ[2] ہمارے گرے[3]
یگیہ کیا بلی لین اندراسن   سو پاتال چھرے[4]
میرا کے پربھو گردھر ناگر   وش[5] سے امرت کرے

(دانیا جاتا ہے)

پانچواں تماشہ

پہلا سین

(میرا بڑھے ہوئے دریا کا کنارہ)

[1] پانی [2] ہڈی [3] گلے [4] چلے [5] زہر ۔

میرا۔ راپنے آپ) رانا نے ویس سے نکل جانے کا حکم دیا۔ راجپوت اور اُن کے بہت ساتھی
راجہ کی حکم عدولی نہیں کرتے۔ آدھی رات کے وقت میں گھر سے نکلی شیر اور چیتوں کا
ڈر نہیں کیا کیسی بھیانک اور اندھیری رات ہے۔ ہا کرشن! یہ میری حالت! تم کو
کیسے صبر آتا ہوگا۔ میں نے اِس حکم کی خبر نہ کیتکی کو دی نہ اُودا کو۔ کون جانے۔ وہ کیا
سوچتی ہوں گی ممکن تھا۔ کہ وہ جلاوطنی میں میرا ساتھ دیتیں۔ مگر مجھ کو یہ منظور نہیں
تھا۔ اب تو جو ہونے کو ہے ہو کر رہے گا۔ کون کس کا ساتھی کون کس کا دوست؟
اگر قسمت میں بدا ہوتا تو میری ماں کیوں مرتی۔ اور بھوج راج کیوں اتنی جلدی
مجھ سے جدا ہو جاتے۔ رانا سانگا ہی کیوں بابر کے مقابلہ میں شکست کھا کر
جان سے اِس طرح ہاتھ دھوتا۔ اِن سب کی موتیں میری مصیبت کا پیش خیمہ
تھیں۔ اچھا مالک کی موج۔ ہری کی اچھیا۔ یہ بھی ہمیشہ نہ رہے گی ؎

زندگی کی راہ میں ساتھی ہے یہ دِل چند روز
سوئے جاناں چلتے ہیں منزل بہ منزل چند روز
چار دن کی چاندنی ہے پھر اندھیرا پاکھ ہے
باغ میں دُنیا کے ہے شورِ عنادل چند روز
حوصلے کو پست میں ہونے نہ دوں گی حشر تک
جس کو دیکھا تھا مزاحم اور مقابل چند روز
سختیاں جھیلیں۔ سبھی ہیں آفت و ایذا بہت
ہے یہ بے شک امتحان طاقتِ دلِ چند روز
یا خدا ہمت عطا کر اپنے فضل و رحم سے

میں رہوں سو جان سے اس جھونش پہ مائل چند روز
جھونڑے سے بھاگ کر اتنی دور نکل آئی۔ برسات کی رات ہے۔ بجلی کڑک رہی ہے
مور پپیہے شور مچا رہے ہیں۔ چاروں طرف گھُپ اندھیرا ہے۔ سامنے ندیا بہتا ہے
پار بھی جاؤں۔ تو کیسے جاؤں۔ نہ ناؤ ہے نہ بیڑا ہے کم سن اور کمزور عورت اور
اس کی ننھی سی جان پر یہ آفت۔

غزل

آئی بلا ہے جان پہ میرے ہزار آج
بے چین و مضطرب ہے دل بے قرار آج
کالی گھٹائیں چھائی ہیں کس زور شور سے
ہم شکل ہو گئے سبھی لیل و نہار آج
کس سمت کا ارادہ کروں سوجھتا نہیں
گھبرا رہا ہے دل بھی میرا بار بار آج
زندہ ہوں میں یا دفن ہوئی خاک کے تلے
کیا؟ کہدے کوئی آ گیا روزِ شمار آج
یارب! مدد کا وقت ہے کر میری تو مدد
کرتی ہوں میں کرم کا تیرے انتظار آج

رانا نے اشارہ اشارہ میں مجھ کو مرنے کا حکم دیا تھا۔ اب اس سے بہتر کیا موقع ہوگا
دریا طغیانی پر ہے۔ کیوں نہ اس میں کود پڑوں۔ سسک سسک کر جان دینے
سے کیا فائدہ۔ گردھر گوپال! تیری جے ہو۔ (کود پڑتی ہے)

دوسرا سین

(صبح کا وقت - دریا کا کنارہ - میرا اور گوال بال چپ وا ہے)

ایک لڑکا - یہ لاش رات کو بہ کر آئی ہے - پانی کی لہروں نے اس کو کنارے لا کر ڈال دیا ہے -

دوسرا لڑکا - یہ عورت کی لاش ہے مگر دیکھ! کیسی خوبصورت ہے آنکھ سے درست

تیسرا لڑکا - نہیں نہیں - یہ مردہ لاش نہیں ہے - کچھ کچھ سانس آتی ہے -

چوتھا لڑکا - چلو - اس کو گرمی پہنچاؤ - تعجب نہیں کہ جی اٹھے -

(لڑکوں کے سینک سے میرا آنکھیں کھول دیتی ہے)

میرا - میں یہاں کہاں ؟

ایک لڑکا - تجھ کو لہریں لائیں یہاں -

دوسرا لڑکا - تن میں نہیں تھی جاں -

تیسرا لڑکا - گرمی پانے سے تجھ میں آئی تاب و تواں -

چوتھا لڑکا - تو کون ہے بتا کچھ اپنا نشاں -

میرا - (آنکھیں مل کر) آہ! اب یاد آئی - میں میراں بائی ہوں میں جا رہی تھی برندابن - راہ میں حائل تھا دریا اور گھنا بن - دریا میں گر پڑی اور بہ کر یہاں آ گئی - تم بتاؤ - برندابن کدھر ہے ؟

ایک لڑکا - کیا تو اہیرنی ہے -

میرا - ہاں! میں سچی اہیرنی ہوں -

دوسرا لڑکا۔ چل ہمارے گھر۔ ہم لیں گے تیری خبر۔
تیسرا لڑکا۔ جب اچھی ہو جائے گی۔ تو پہنچا دیں گے بندرابن کے نگر۔
میرا۔ اب میں اچھی ہوں۔ مجھ کو بیماری نہیں ہے۔
چوتھا لڑکا۔ اچھا یہ دودھ پی لے جس سے بدن میں طاقت آجائے۔
میرا۔ (دودھ پی کر) تم کون ہو؟ کس قوم کے لڑکے ہو۔ آدمی ہو کہ دیوتا ہو؟
لڑکے۔ (ہنس کر) ہم بال گوپال ہیں۔ یہاں گائیں چرانے آتے ہیں۔
میرا۔ تو اب مجھ کو بندرابن کی راہ دکھا دو۔ سیدھا راستہ بتا دو۔
لڑکے۔ تو گھبرا مت۔ ہم میں سے کوئی نہ کوئی تیرے ساتھ چلے گا۔ ذرا ٹھہر ہم اپنے ماں باپ سے اجازت لے آئیں۔
میرا۔ تم گائیں چراؤ۔ میرا دھیان نہ لاؤ۔ میں اکیلی جاؤں گی۔
ایک لڑکا۔ ہرگز تو سفر میں تنہا مت جا۔ عورت کا یہ کام نہیں۔
دوسرا لڑکا۔ راہ کٹھن ہے۔ اس منزل میں چین نہیں آرام نہیں۔
تیسرا لڑکا۔ ہم سب سچے خادم تیرے ریاکار و خود کام نہیں۔
چوتھا لڑکا۔ کہا مان لے میرا اپنا۔ سفر کا یہ ہنگام نہیں۔
میرا۔ چلی جاؤنگی میں بندرابن فکر نہ دل میں اپنے کرو۔ تم سا اس دنیا میں لڑکو کوئی نیک انجام نہیں
ایک لڑکا۔ اچھا بھائیو! تم سب یہاں ہی رہو میں میرا کو بندرابن پہنچا کر واپس آؤنگا میرے ماں باپ کو سمجھا دینا۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ عورت کرشن کی بھگتنی ہے۔ اس کی مدد کرنا دھرم ہے۔
باقی تین لڑکے۔ بہت اچھا۔ جاؤ۔ میرا کو پہنچا آؤ۔

میرا۔ دلار کے ساتھ گاتی ہوئی برندرابن جاتی ہے)

بھجن

نند نندن بلمائی بدرا نے گھیری مائی (ٹیک)

اِت گھن لوجے اُت گھن گرجے چمکت بجلی سوائی
اُمنڈ اُمنڈ چہوندس سے آئے پَون چلے پُرواَئی
داوُر مور پپیہا بولے کوئل کوک سنائی
میرا کے پربھو گردھر ناگر چرن کمل چت لائی

بھجن

سنوارو بادر آئے رہے ۔ ہری کا سندیسا لائے رے (ٹیک)

داوُر مور پپیہا بولے کوئل کوک سنائی رے
کالی اندھیاری بجلی چمکے برہن اتی ڈرپائے رے
گاجے باجے پَون مدھریا میہا اتی جھڑ لائے رے
کالا ناگ برہ تن پھونکے میرا کے من بھائے رے

تیسرا سین

(بندرابن ۔ روپ گوسائیں کا مٹھ ۔ سادھو سماج)

میرا۔ (بندرابن میں)

بھجن

بتادے سکھی کون گلی گئے سیام (ٹیک)

ڈھونڈت ڈھونڈت دیر بھئی ہے۔ ملے نہ موہی گھنیشام
گوکل ڈھونڈھی۔ میں متھرا ڈھونڈھی۔ بندرابن ہوئی شام
مدھوبن میں شیاما بنسی بجاوے۔ سُن سُن من ہر کھان
میرا کے پربھو گردھر ناگر آئے ملوا یہی جام

روپ گوسائیں۔ (اپنے چیلے سے) ساوھو! یہ کون سُریلی راگ گا رہا ہے جس کو سُن کر طبیعت کو وجد آتا ہے۔

ساوھو۔ مہاراج! میواڑ سے ایک بھگتنی آئی ہے۔ آپکا درشن کرنا چاہتی ہے۔

روپ گوسائیں۔ افسوس! اُس سے جا کر کہو۔ میں نے پرن کیا ہے۔ کسی عورت سے نہیں ملنا

ساوھو۔ میں نے اُس سے یہ کہا تھا۔ اُس نے یہ جواب دیا۔ کہ میں نے سُنا ہے بندرابن میں صرف ایک گردھر ناگر پُرش ہیں۔ باقی سب سکھی روپ ہیں۔ آج یہ معلوم ہوا۔ کہ اُن کے اور بھی پٹی دار موجود ہیں۔

روپ گوسائیں۔ ہاں! کیا اُس نے ایسا ہی کہا ہے۔

ساوھو۔ جی ہاں! اُس نے ایسا ہی کہا ہے۔

روپ گوسائیں۔ تب تو وہ کوئی بڑی واقفکار بھگتنی معلوم ہوتی ہے چلو! میں اُس کے درشن کو خود ہی چلتا ہوں (وہ باہر آکر میرا کو نمسکار کرتا ہے) نمسکار ہے تجھ کو میرا۔ تو کرشن سروپ اور رادھا سروپ ہے۔ میرے اپرادھ کو چھما کرنا۔

میرا۔ دھنیہ ہے مہاراج! آپکا درشن پا کر میں کرتنیہ ہو گئی۔

ساوھو ملے صاحب ملے انتر رہی نہ ریکھ منسا باچا کرمنا ساوھو صاحب ایک
کبیر سنگت ساوھ کی صاحب آویں یاد لیکھے میں سوئی گھڑی باقی کے دن باد

روپ گوسائیں ۔ کیا آپ بندرابن میں رہنا چاہتی ہیں ؟
میرا ۔ یہ گردھر گوپال کے بہار کی جگہ ہے ۔ تیرتھ کرنے آئی ہوں ۔ کچھ دن بعد دوارکا میں جاکر بسرام کروں گی ۔
روپ گوسائیں ۔ اچھا مٹھ میں چلئے ۔ سادھو جنوں کا سماج اکترت ہے
میرا ۔ بہت اچھا (میرا گوسائیں کے ساتھ اندر جاتی ہے)
سادھو سماج ۔ (بھجن کیرتن میں)

بھجن

مرلی دھن گاجا شور[1] سرت[2] سر[3] ساجا[4] (ٹیک)
نرکست کمول ۔ نین[5] نبھ[6] ۔ اوپر شبد اناہد باجا[7]
سن دھن ہیل نکر[8] من مانجا[9] ۔ پایا امین[10] رس چھاجا[11] چھاجا
شورت[12] سندھ[13] سودھ[14] ست کاجا[15] ۔ لکھ لکھ سنت سماجا[16]
گھٹ[17] گھٹ کنج[18] پنج جہاں چھاجا ۔ پنڈ[19] برہمنڈ[20] براجا[21]
چھوڑ آکاش اٹل بچھ بھاجا[22] ۔ الٹ کے آپ[23] سماجا[24]
ایسی سُرت نرکھ نہہ[25] انتر ۔ کوٹ کرشن[26] نہال لاجا[27]
سورداس سار لکھ پایا ۔ لکھ لکھ الکھ[28] اکا پا
شنگور لگن لگی گھر آیا ۔ سندھ میں بند[29] سمایا

میرا ۔ (خود مست ہوکر گاتی ہے) بھجن

---

[1] سورداس [2] روح [3] تالاب [4] بجانا [5] آنکھ [6] آکاش [7] آئینہ [8] صاف کیا [9] فطرت [10] گاڑھا [11] روح [12] سمندر [13] بناکر [14] کام [15] دل [16] کمل [17] کیتر [18] کھلے ہوئے [19] جسم [20] کائنات [21] موجود [22] دھنک [23] راگ [24] بجاگا [25] اپنے آپ میں [26] سمایا [27] لافانی [28] کام [29] بغیر جسم کے [30] بوند ۔

بھجن من چرن کنول انباسی

جو کچھ دیکھے[1] دھرن[2] گگن[3] وچ نیتے تو سب اُٹھی جاسی[4]
کہا بھیو تیرتھ ورت کینھے کہا لئے کروٹ کاشی[5]
یا دیہی کا گرب[6] نہ کرنا ماٹی میں مل جاسی
یا[7] سنسار چہر[8] کی باجی سانجھ پرے اُٹھ جاسی
کہا بھیو ہے بھگوا پہرے گھر تج بھئے سنیاسی
جوگی ہوئے جگت نہیں جانی اُلٹی جنم پھر آسی
ارج کروں ابلا کر جورے سیام تمہاری داسی
میرا کے پربھو گردھر ناگر۔ کاٹو جم کی پھانسی

بھجن نمبر۲

رام نام رس پیجے منوا رام نام رس پیجے
تج[9] کوسنگ[10] ست سنگ بیٹھ نت ہری چرچا سُن تیجے
کام کرودھ مد لوبھ موہ کوں چت سے تیاگ سب دیجے
میرا کے پربھو گردھر ناگر۔ تاہی کے رنگ میں بھیجے

بھجن نمبر۳

ایسی لگن لگائے کہاں تو جاسی[12] (ٹیک)
تم دیکھے بن کل نہ پرت ہے تلپھ تلپھ[13] جیا جاسی

---

[1] زمین [2] آسمان [3] اُٹھ جانیوالے [4] کیا ہوا [5] بنارس [6] اس [7] غرور [8] چوسر [9] ہاتھ [10] چھوڑ [11] بری صحبت [12] جاتی ہے [13] تڑپ۔

تیرے خاطر جوگن ہوں گی کروٹ لوں گی کاسی
میرا کے پربھو گردھر ناگر چرن کنول کی داسی

بھجن نمبر ۴

تمھرے کارن سب سکھ چھوڑیو اب موہی کیوں ترساؤ
برہ بتھا لاگی اُر اندر سو تم آئے بجھاؤ
اب چھوڑے نہیں بنے پربھو جی ہنسکر تُرت بلاؤ
میرا داسی جنم جنم کی انگ سوں انگ لگاؤ

بھجن نمبر ۵

کوئی کچھو کہے من لاگا (ٹیک)

ایسی پریت لگی من موہن جیوں سونے میں سوہاگا
جنم جنم کا سویا منوا ۔ ستگور شبد سُن جاگا
مات پتا سُت ۔ کٹم قبیلہ ۔ ٹوٹ گیا جیوں تاگا
میرا کے پربھو گردھر ناگر بھاگ ہمارا جاگا

چھٹا تماشہ

پہلا سین

(میواڑ ۔ رانا کا محل ۔ دیوان و دوسرے اہلکار)

رانا۔
بہت نازک ہے حالت میری ہنگامہ ہے محشر کا
خدا تک کیا ورق پہنچا میرے عصیاں کے دفتر کا
تمیز و عقل کھو کر ہو گیا دیوانہ کی صورت
خبر ہے پاؤں کی مجھ کو نہیں کچھ ہوش ہے سر کا
بیگانے بن کے بیگانے ستاتے ہیں ڈراتے ہیں
نہ باہر کا سہارا ہے ٹھکانہ بھی نہیں گھر کا
ہمیشہ خنجر و تیر الم کے وار ہوتے ہیں
مگر پھر بھی اثر کوئی نہیں کیا دل ہے پتھر کا
شب تاریک کے طوفان میں کشتی غرق ہوتی ہے
ٹھکانا بادباں کا کیا! سہارا کیا ہو لنگر کا

دیوان ۔ مہاراج! آپ باپا راول کے جانشین ہیں اس قدر مایوسی اور حیرانی کی کون سی بات ہے۔ لڑائی جھگڑے کشتریوں کی میراث ہیں۔ آپکو اس کی فکر نہ کرنی چاہیئے۔ ہم لوگ جان و دل سے خدمت کرنے کے لیئے طیار ہیں۔

رانا ۔ مجھ کو اس کا مطلق خیال نہیں۔ خیال کسی اور بات کا ہے۔

دیوان ۔ وہ کیا ہے؟

رانا ۔ کیا کہوں۔ ناتجربہ کاری و بُرے مصاحبوں کے مشورہ سے میں نے میرا پر سخت ظلم کیئے ہیں۔ رہ رہ کر مجھ کو افسوس آتا ہے۔ تمام میواڑ یکزبان ہو کر کہہ رہا ہے۔ کہ یہ سب خرابیاں میرا جیسی بھگتنی کو ستانے کا نتیجہ ہیں۔

دیوان ۔ ہاں! لوگ تو ایسا ہی کہتے ہیں۔

رانا۔ "زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو"۔

دیوان۔ میرا کا نام میواڑ میں پہلے اس قدر مشہور نہیں تھا جیسا کہ اب ہے۔ میں نے سنا ہے۔ وہ اب دوارکا جی میں ہے۔ اور رنچھوڑ جی کے مندر کی سیوا ٹہل کرتی ہے۔ دوارکا جی کا حال تو نا آشنا جانے۔ میواڑ کی گلی گلی میں اُس کے بھجن گائے جاتے ہیں۔ اور غٹ کے غٹ آدمی اُس کے درشن کو دوارکا جی چلے جا رہے ہیں۔

رانا۔ میری کم بختی و بدنصیبی! کہ میں نے اس معصوم کی قدر نہیں کی۔ اور ناحق اسکو ستایا۔

دیوان۔ مگر اب افسوس کرنا لاحاصل ہے۔

رانا۔ کیا کوئی تدبیر ایسی نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ پھر چتوڑ کو واپس آ سکے۔

دیوان۔ مجھ کو امید نہیں۔

رانا۔ کیوں؟

دیوان۔ اس لئے کہ اُس نے میواڑ کو ہمیشہ کے لئے ترک کر دیا ہے۔ اور قسم کھا چکی ہے۔ کہ اب ادہر کا رُخ نہ کرے گی۔

رانا۔ افسوس! اس میں بھی میرا ہی قصور ہے۔ لیکن مجھ کو اُمید ہے۔ کہ اگر میں چل کر خود معذرت کروں۔ اور اُس سے آنے کی درخواست کروں۔ تو وہ آجائیگی اس وقت یہ بدنامی کا ٹیکا میرے ماتھے سے دور ہو جائے گا۔

دیوان۔ تب ایسا ہی کیجئے۔

رانا۔ اچھا، کل ہر دوار جانے کی طیاری کرنا چاہئے۔

دیوان۔ بہتر۔

دوسرا سین

(دوارکا۔ رنچھوڑجی کے مندر کی سیڑھی پر بھجن گاتی ہوئی میرا۔ لاتا اور اس کے ساتھی فقیرانہ لباس میں
میرا۔ (گاتی ہے)

غزل

ممکن نہیں کہ رازِ محبت عیاں نہ ہو
دل میں ہے عشق کیسے لبوں پر فغاں ہو

کیا مجھ کو ہو اُمید بھلائی کی غیر سے
تو مہرباں نہیں تو کوئی مہرباں نہ ہو

کیونکر جفا کا اور وفا کا ہو اعتبار
مدنظر جو ان کا کبھی امتحاں نہ ہو

دل میں ہوس ہے عشق میں ہوں تیرے یوں فنا
دنیا میں میرا نام نہ ہو اور نشاں نہ ہو

وحدت کے میکدہ میں پلا ساقیا وہ جام
مہماں نہ تیرا ہوں میرا تو میزباں نہ ہو

بھجن میرا

ہے ری میں تو پریم دیوانی - میرا درد نہ جانے کوئے (ٹیک)

سولی اوپر سیج ہماری
کس بدھی سونا ہوئے

گگن منڈل پر سیج پیا کی
کیونکر ملنا ہوئے

گھائل کی گتی گھائل جانے
کے جن لائی ہوئے

جوہری کی گتی جوہری جانے
کے جن جوہر ہوئے

درد کی ماری بن بن ڈولوں
بید ملا نہیں کوئے

میرا کے پربھو گردھر ناگر
جب بید سنولیا ہوئے

سه ہوئی

بھجن نمبر ۳

گوبند کبھوں ملے پیا میرا (ٹھیک)

چرن کمل کو ہنس ہنس دیکھوں۔ راکھوں نینن نیرا
نرکھن کی موہی چاؤ گھنیری۔ کب دیکھوں مکھ تیرا
بیاکل پران دھرت نہیں دھیرج۔ مل تو میت سویرا
میرا کے پربھو گردھر ناگر۔ تاپ۔ نپین بھنیرا

رانا۔ راج بھگتنی! تجھ کو نمسکار۔

میرا۔ (چونک کر) نمسکار سادھو نمسکار۔

رانا۔ تیری جے ہو۔

میرا۔ سادھو! میں غریب کنگالنی ہوں۔ آپ کو کیا بھینٹ دھروں؟

مظلوم ہوں ستائی ہوں آفت رسیدہ ہوں
بے ہوش و بے حواس ہوں از خود رمیدہ ہوں
بے بس ہوں بے نوا ہوں گدا ہوں فقیر ہوں
سوزِ تپ دروں سے میں دل تپیدہ ہوں

رانا۔ (سر سے پگڑی اُتار کر اور قدموں میں جھک کر) میں معافی مانگتا ہوں۔

میرا۔ (رانا کو پہچان کر) راجن! تم یہاں کہاں؟

رانا۔ حیراں ہوں دل پریشاں بہت شرمسار ہوں
اعمالِ زشت و بد سے ذلیل اور خوار ہوں
کر دو معاف میرے قصوروں کو جان کر میخانہ گناہ کا میں بادہ خوار ہوں

آنکھ کے نزدیک تھے خواہش تھے بہت

میرا ۔ مہاراج! میں دل سے تم کو معاف کرتی ہوں جو کچھ ہوا ۔ وہ کرشن مراری کی بیلا تھی ۔ اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ۔ تم چتوڑ کو واپس جاؤ ۔ راج کاج کے کام کرو ۔ میواڑ کی حالت خراب ہے ۔ تم کو چتوڑ سے باہر آنے کا موقعہ کہاں تھا؟

رانا ۔ تم چتوڑ واپس چلو ۔ یہی دل کی آرزو ہے ۔

میرا ۔ یہ کیوں؟ میں نے راجہ کا آخری حکم سُن کر وطن کو خیرباد کہہ دیا ۔ مجھ کو زندہ نہ سمجھو ۔ مُردہ ہوں ۔ بے جان لاش کو چتوڑ لے جا کر کیا کرو گے ۔ بہتر ہے ۔ وہ دوارکا ہی میں پیوندِ زمین ہو ۔ اب میں تم سے معافی چاہتی ہوں ۔

رانا ۔ یہ سچ ہے میں نے نادانی کے بس ہو کر ظلم کئے ۔ پچھتاتا ہوں ۔

میرا ۔ گردھر ناگر تمہارا کلیان کریں ۔

رانا ۔ گردھر ناگر اس وقت مجھ پر مہربان ہونگے ۔ جب تم وطن کو واپس چلوگی ۔

میرا ۔

ہوئی وحشت چمن سے جنگل و کوہسار میں آئی
لگی ٹھوکر قدم کو راہِ ناہموار میں آئی
نہیں ہے جھوٹ سودائی اگر کوئی کہے مجھ کو
کہ سودا عشق کا لینے کو اِس بازار میں آئی
جگر دل جسم و جاں سب نذرِ شاہِ عشق ہیں رانا
تمہاری سلطنت سے اب تو اِس دربار میں آئی
نہیں دُنیا سے مطلب ہے غرض کیا اب یگانوں سے
سمجھ کر بوجھ کر میں کوچۂ دلدار میں آئی

جنوں ہے زور پر وحشت کے کاروبار ہیں سارے
کبھی مدفن کبھی صحرا کبھی کہسار میں آئی

رانا - اگر تم کو چلنے سے عار ہے - تو مجھ کو بھی یہ سر دوشِ گردن پر بار ہے -

میرا - اگر تم نہیں مانتے - تو میں مندر میں رن چھوڑ سے اجازت لینے جاتی ہوں جیسا ان کا حکم ہوگا - ویسا کروں گی -

(مندر میں جاتی ہے)

تیسرا سین

میرا - (رنچھوڑ کی مورت کے سامنے)

بھجن

(ٹیک) ہری تم ہرو جن کے پیر
دروپدی کی لاج راکھیو تم بڑھایو چیر
بھگت کارن روپ نر ہری - دھریو آپ سریر[1]
ہرن کشیپ مار لینھو - دھیریو نا نہہ - نہ دھیر
بوڑتے گجراج تاریو - کیو - باہر نیر[2]
داس میرا لال گردھر - دکھ جہاں تہاں پیر

[1] جسم [2] پانی کے بہ

بھجن نمبر ۲

ساجن! سدھ جیون جانیو نیوں لیجے جی (ٹیک)
تم بن میرے اور نہ کوئی۔ کرپا را درد کیجے
دوس نہ بھوک رات نہیں ندرا۔ یوں تن پل پل چھیجے[1] ہو
میرا کہہ پربھو گردھر ناگر۔ ملی بچھڑن[2] نہیں کیجے ہو

رانا۔ (اپنے اہلکار سے) کئی گھنٹے ہو گئے۔ میرا اب تک نہیں آئی۔ چلو دیکھو۔ وہ مندر میں کیا کر رہی ہے؟

اہلکار۔ بہتر۔

رانا۔ (اہلکار کے ساتھ مندر میں آ کر) یہاں تو وہ نظر نہیں آتی۔ کدھر چلی گئی؟

اہلکار۔ تعجب ہے۔ مگر دیکھو۔ اس کی چیر کا کچھ تھوڑا سا ٹکڑا رنچھوڑ جی کی مورتی کے منہ میں نظر آتا ہے۔ کیا کہیں اس میں جذب تو نہیں ہو گئی؟

رانا۔ جو نہ ہو جائے وہ کم ہے۔ میرا سچ مچ بھگتنی تھی۔ کیا عجب وہ مورتی میں سما گئی ہو۔ ممکن ہے۔ وہ میری بدسلوکیوں سے تنگ آ کر ڈر گئی ہو۔ افسوس میں نے یہ کیا کیا۔ بھگتوں کو دکھ دینے والا۔ ہری سیوکوں کو ستانے والا دنیا مجھ کو برا کہے گی۔ اور میں ہمیشہ کے لئے تواریخ میں اس ظلم و ستم کے لئے

---

[1] گھٹے [2] جدا۔ علیحدہ

بدنام رہوں گا۔ تم جاؤ۔ میں اب چتوڑ جا کر کسی کو کیا منہ دکھاؤں!

اب عمر اپنی رنج و غم میں بسر کروں گا
رو رو کے آخر اس جہاں سے سفر کرونگا

رُسوائیاں سہوں گا بدنامیاں سہوں گا
کاٹوں گا رات دردو سے غم سے سحر کرونگا

اعمال زشت و بد سے لاچار ہو رہا ہوں
برباد جسم و تن کو برباد گھر کرونگا

کیا منہ دکھاؤں جا کر چتوڑ کو میں اپنا
میں اب تو اس کی سمت نہ اپنی نظر کرونگا

انجام ہے سنانے کا بھگتوں کے یہ سراسر
جو جانتے نہیں ہیں اُن کو خبر کرونگا

اہلکار۔ مہاراج! یہ سب باتیں فضول ہیں۔ جو ہونے کا تھا وہ ہو گیا اب پچھتانے سے کیا فائدہ ہے۔ چلیے چتوڑ کو واپس چلیے۔ کیا جانے۔ اب وہاں کیا حال ہوگا۔

رانا۔ کیا چلوں۔ مجھ کو امید نہیں ہے۔ کہ اب مجھ کو زندگی میں خوشی نصیب ہو۔

اہلکار۔ مگر آپ راجا ہیں۔ چلیے۔ دشمن آمادۂ جنگ ہیں۔ زیادہ دیر تک یہاں رہنا مناسب نہیں ہے۔

رانا۔ بہت اچھا! اگر تم ایسا کہتے ہو۔ تو میں چلنے کو تیار ہوں۔ مگر دل کو کیا

کروں۔ مجھ کو نہیں معلوم تھا۔ کہ میرا آپ کے ستانے کا یہ انجام ہوگا۔ کسی نے سچ کہا ہے

"نتیجہ کار بد کا کار بد ہے"

اچھا چلو! چتوڑ چلتا ہوں۔

رانا واپس جاتا ہے۔ چتوڑ پر نئی نئی بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ وہ بے بسی کے ساتھ جان دیتا ہے۔ اور رانا کے تخت کے یکے بعد دیگرے کئی آدمی وارث ہوتے ہیں۔ بن بیر کے ظلم وستم کے بعد چتوڑ اکبر کے حملوں سے تباہ کیا جاتا ہے۔ اور اودے سنگھ جان لے کر وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔ یہ بھگتوں کا دکھ دینے کا نتیجہ ہے۔

بترس از آہِ مظلوماں کہ ہنگامِ دعا کردن
اجابت از درِ حق بہرِ استقبال می آید

ڈراپ سین